عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
جلد ۴ - شمارہ ۳۲

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

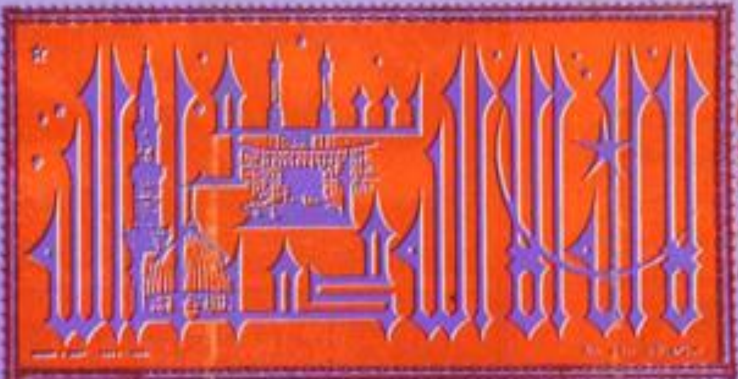

خاتم النبیین لا نبی بعدی

یورپ کی بدحواسیاں

بولتی تحریریں پڑھتا جا شرماتا جا

سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیشگوئی

مسلم قبرستان سے قادیانیوں نے اپنا مردہ نکال لیا

اداریہ

قادیانی وکیل کے بھونڈے اعتراضات کا ستھرا جواب

وکیل کا وکیل کے نام خط

صدر آزاد کشمیر کے اہم انکشافات

بھٹو دور میں مرزا ناصر قادیانی کو صدر بنانے کی تجویز آئی تھی: سردار عبدالقیوم

ایک تقریب میں انہیں سلامی بھی دی گئی۔ ابتدا میں بھٹو قادیانی مسئلہ کو مولویوں کا معاملہ سمجھتے تھے

لاہور ۱۳ جنوری (وقائع نگار) آزاد کشمیر کے صدر عبدالقیوم نے انکشاف کیا ہے کہ سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک پر قومی اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کئے جانے کے دوران کہا تھا کہ وہ بھی ابتداء میں قادیانیوں کے مسئلہ کو مولویوں کا تنازعہ سمجھتے تھے، لیکن مرزا ناصر نے خود یہ کہا ہے کہ باقی سب غیر مسلم ہیں یا مختلف قسم کے مسلمان ہیں اور اصل مسلمان قادیانی ہیں تو انہیں بھی یقین ہو گیا کہ اصل صورت حال کیا ہے۔

یہ بات انہوں نے اپنی حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب "مقدمہ پاکستان" میں کہی ہے۔ سردار عبدالقیوم نے کہا کہ خود مرزا ناصر نے پارلیمنٹ میں جو بیان دیا اس میں بھی ان کا زیادہ زور اسی امر پر تھا کہ ملاں کیا ہیں؟ یہ لوگ تو ہر زمانے میں ایک دوسرے کو کافر قرار دینے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ سردار عبدالقیوم نے لکھا ہے کہ پاکستان سے قبل آزاد کشمیر کی اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی تو اس وقت بعض قادیانیوں کا اثر و نفوذ اپنے کمال پر تھا انہوں نے لکھا ہے کہ قرارداد کی منظوری کے بعد ان سے کئی مسلمان حکمرانوں کے سفیروں نے مل کر بتایا کہ ان کے ملک میں حکومت کو پہلی مرتبہ اس قرارداد کی منظوری کے باعث پتہ چلا کہ قادیانی مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک علیحدہ حیثیت رکھتے ہیں۔ سردار عبدالقیوم نے لکھا ہے کہ جب آزاد کشمیر کی اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے والی قرارداد منظور کر لی تو بھٹو نے انہیں بحیثیت صدر آزاد کشمیر کے بلایا اور اس موضوع پر بات چیت کرتے ہوئے سوال کیا کہ آپ کو ان سے کوئی خطرہ تو نہیں ہے جواب میں سردار عبدالقیوم نے کہا کہ "مجھے تو کوئی خطرہ نہیں اگر خطرہ ہے تو آپ کو ہے" بھٹو نے پوچھا وہ کیسے؟ سردار عبدالقیوم لکھتے ہیں کہ انہوں نے جواب میں ذوالفقار علی بھٹو سے کہا کہ دیکھئے اوپر سے لے کر نیچے تک قادیانیوں کا ایک تسلسل ہے اب صرف وہ ایک قدم اٹھانے سے حکومت پر فائز ہو سکتے ہیں اس جواب پر بھٹو حیرت کے ساتھ پوچھنے لگے وہ کیسے؟ سردار قیوم نے لکھا ہے کہ انہوں نے بتایا کہ ہماری تینوں افواج میں ان کے لوگ اب پوری طرح قابض ہیں یہی حال سول سروس کا ہے چنانچہ ان کے لئے اب صرف آپ کو ایک طرف کرنا باقی ہے۔ سردار قیوم لکھتے ہیں کہ بھٹو یہ باتیں سنتے رہے سوچتے رہے لیکن جواب کوئی نہیں دیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اس موضوع پر ان کی بیگم نصرت بھٹو سے بھی بات چیت ہوئی تھی اور انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ پھر کبھی عرض کروں گا۔ سردار عبدالقیوم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس وقت کے قادیانیوں کے خلیفہ کو ایک تقریب کے موقع پر کھلم کھلا ہوائی سلامی دی گئی یہ بات کوئی راز نہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ مجھے تو اس امر کا بھی علم ہے کہ ایک وقت اس دور میں ایسا بھی آ گیا تھا کہ بعض لوگ یہ تجویز کر رہے تھے کہ مرزا ناصر احمد کو پاکستان کا صدر بنا دیا جائے۔ سردار عبدالقیوم نے لکھا کہ قادیانیوں کے اثر و رسوخ کا عالم یہ تھا کہ ۱۹۵۳ء میں پہلے مارشل لاء کے نفاذ کے وقت قادیانی فوجی افسران نے مسلمانوں پر گولیاں برسائیں۔

اور ہماری حکومت اس دوران کے اہم ارکان کی پشت پناہی کرتی رہی۔

DAILY NAWA-I-WAQT KARACHI

روزنامہ نوائے وقت کراچی

بانی حمید نظامی مرحوم — ایڈیٹر مجید نظامی

کراچی، لاہور، راولپنڈی اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	شمارہ	اجراء لاہور		صفحات	قیمت
۲	۹۹	۳۱۶۵	منگل ۲ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ ۱۴ جنوری ۱۹۸۶ء ۳۰ پوہ ب ۲۰۴۲	۱۲	ڈیڑھ روپیہ

بلا تبصرہ

Friday, November 22, 1985 The Jerusalem Post

Sheikh Sharif Ahmed Amini (centre), the outgoing head of the Ahmediya, an Indian Moslem sect locally based in Haifa, introduced his successor, Sheikh Mohammed Hamid Kawpar, to President Chaim Herzog yesterday at Beit Hanassi. The new leader of the sect, which has 1,200 followers in Israel, brought numerous documents as evidence that the sect is persecuted in Pakistan. The outgoing sheikh, who is returning to India, praised Israel for allowing his sect to enjoy complete religious freedom. (Rahamim Israeli)

اسرائیل میں مقیم بھارتی مسلم فرقہ قادیانی کے سربراہ شیخ شریف امینی نئے سربراہ شیخ محمد حمید کا اسرائیلی صدر سے تعارف کرا رہے ہیں۔ شیخ شریف نے قادیانیوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیل کی تعریف کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۲

۱۲ تا ۱۸ جمادی الاول ۱۴۰۶ھ

بمطابق

۲۴ تا ۳۰ جنوری ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدلِ اشتراک

سالانہ ۱۰۰/- روپے — ششماہی ۵۵/- روپے

سہ ماہی ۳۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۲۷۱۱۶

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید النگار	فرانس

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی	پشاور — نورالحق نور
گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ — سید منظور احمد آسی
لاہور — ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان — ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد — مولوی فقیر محمد	کوئٹہ — نذیر تونسوی
سرگودھا — ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ — نذیر بلوچ
ملتان — عطاء الرحمان	کنری — ایم عبدالواحد
بہاولپور — ذبیح فاروقی	سکھر — ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ — حافظ خلیل احمد راؤ	ٹنڈو آدم — حماد اللہ عرف لی اللہ

بیرونِ ملک نمائندے

کینیڈا — آفتاب احمد	ماروے — غلام رسول
ٹرینیڈاڈ — اسمٰعیل ناخدا	افریقہ — محمد زبیر افریقی
برطانیہ — محمد اقبال	ماریشس — ایم اخلاص احمد
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک — محمد ادریس	بنگلہ دیش — محی الدین خان

بدلِ اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی،	
اُردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رپورٹ محمد شاہ مراد پور

عظیم الشان
ختم نبوت کانفرنس

جمعہ کا مبارک دن طلبیان پکھل کے لیے ایک یادگار تاریخی دن تھا اور خوشیوں اور مسرتوں کا پیغام لے کر آیا تھا کہ اس روز مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما یادگار اسلاف بخاری حضرت علامہ مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب پہلی مرتبہ مولانا نذیر احمد بلوچ مبلغ مجلس حیدرآباد سندھ کے ہمراہ پانچ روزہ دورہ پر علاقہ اوگی پکھل تناول مانسہرہ کے دورہ پر تشریف لائے تھے۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ فاروق خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ اور مجلس تحفظ ختم نبوت اوگی پکھل تناول کے راہنماؤں نے ان کا استقبال نہایت پرجوش انداز میں کیا۔

حضرت علامہ مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب نے مرکزی جامع مسجد میں تاریخی خطاب فرمایا اور دیگر علماء کرام حضرت مولانا قاری محمد یونس صاحب پنڈی، مولانا عبدالکریم شاہ صاحب ڈیرہ غازی خان، مولانا نذیر احمد صاحب سندھ کو مرکزی جامع مسجد خاکی میں لایا گیا۔ حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت اوگی پکھل نے جلسہ گاہ خاکی میں علماء کرام کی آمد کا اعلان فرمایا تو مسرت اور عقیدت کے جذبات کا طوفان اٹھ آیا۔ مولانا مظفر اقبال قریشی امیر مجلس مولانا عبدالقیوم نائب امیر نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس خاکی بالاوی میرا کی پہلی نشست کا اعلان کر دیا گیا۔ صدارت کے لیے حضرت مولانا قاری محمد یونس صاحب مدظلہ کا نام پیش کیا گیا عوام کی تائید سے حضرت مسند صدارت پر جلوہ افروز ہوئے تلاوت کلام پاک ایک ننھے قاری سید محمد اجمل شاہ نے کی اور پھر حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب نے مجلس تحفظ ختم نبوت اوگی پکھل کا مختصر تعارف کرایا اور مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ مبلغ حیدرآباد سندھ کو دعوت سخن دی۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ نے کانفرنس کے انعقاد کو سراہا حسن انتظام اور عوام الناس کی حاضری کو دیکھ کر مولانا نے مسرت کا اظہار فرمانے کے بعد فرمایا برادران اسلام! ہم سب یہاں ناموس ختم نبوت کی حفاظت اور عقیدہ ختم نبوت سے اپنی والہانہ لگاؤ اور عقیدت کے اظہار کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے ہم کو اپنا آخری پیغامبر عطا فرمایا حضرت محمد رسول اللہ عربی مکی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور ہم اس کی آخری امت ہیں قرآن مجید کو ہدایت اور راہنمائی کے لئے اس نے اپنی آخری کتاب کے طور پر حضرت محمد رسول اللہ پر نازل فرمایا۔ اب نوع انسان کی کامیابی اسی صورت میں ممکن ہے کہ تمام بنی نوع انسان حضرت محمد رسول اللہ کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیں آپ کی شریعت مطہرہ ہمارے لئے زندگی کے جملہ مسائل کا حل پیش کرتی ہے ہمیں اس پر صدق دل سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اگر رسول پاک کی پیشگوئی تھی کہ میرے بعد بعض کذاب و دجال قسم کے لوگ اگر دعویٰ نبوت کریں گے مگر یاد رکھو وہ سب کے سب کذاب اور دجال تو ہو سکتے ہیں نبی اور رسول نہیں ہو سکتے۔

مولانا نذیر احمد صاحب نے فرمایا ہمارے زمانہ میں اب غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کر ڈالا تو اس کی حقیقت اس نے خود بھی اپنی کتابوں میں درج کی ہے۔ اس نے اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا ہے۔ اب آپ ... کافر تو وہ تو کہہ سکتے ہیں۔ خدا کا پیغامبر نہیں کہہ سکتے اس کذاب قادیان نے کسی ایک دعویٰ پر بھی نہیں کیا دس ۲۰ کے قریب دعوے کئے ہیں ... اس نے رسول اللہ سے افضلیت کا بھی دعویٰ کیا اسی بنا پر علماء کرام نے مرزا قادیانی اور ان کے ماننے والوں کو مرتد قرار دیا ہے۔ حکومت کو چاہیے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے فی الفور ارتداد کا شرعی قانون نافذ کرے۔

قیام پاکستان کے بعد ایک سازش کے تحت چوہدری ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ اس نے بہت سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز کیا اور اپنے عہدہ کی وجہ سے بیرون ملک قادیانیت کو متعارف کرایا اور ارتداد کی تبلیغ اسلام کے نام سے شروع کر دی۔ مسلمانوں کے زبردست مطالبہ کے دباؤ کی بنا پر اس کی اور دیگر بہت سے لوگوں کی وزارتیں توڑ دی گئیں۔ اور بالآخر ۱۹۷۴ء میں ان کے متعلق اسمبلی میں بحث کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اب یہ غیر مسلم اقلیت اپنے سرمایہ اور جاسوسی کی بنیاد پر ملک پاکستان میں اپنے کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے۔ اگر یہ اپنے آپ کو مرزائی کہلاتے ہوئے شرماتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم غلط مذہب پر ہیں تو سیدھے ہو کر محمد عربی کا طوق اپنے گلے میں ڈال دیں۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر ان کو مرزائی ہو کر سکھوں ہندوؤں کی طرح یہاں رہنا ہوگا۔ مسلمانوں کے طور پر رہنے کا حق قطعاً

جرائم پیشہ افراد کا
انٹرنیشنل مرکز سنگاپور

سنگاپور کے ۷۲ منزلہ ہوٹل کو دنیا کا سب سے اونچا ہوٹل ہونے کا اعزاز مل گیا ہے سنگاپور سیاحوں۔ جوا بازوں تاجروں۔ اسمگلروں اور انٹرنیشنل چوروں کا مرکز ہے یہاں ہر روز ۲۱ ہزار سیاح آتے ہیں ۸۲ء میں ۷۷۸۸۵ سیاح آئے ۸۴ء میں یہ تعداد ۹۹۲۳۰ ہوئی اب ۸۶ء میں یہ تعداد ۳۰ لاکھ ہو جائے گی۔ سنگاپور میں سینکڑوں ہوٹل ہیں۔ اور ہر روز ان کی تعداد میں اضافہ ہی ہو رہا ہے جاپان اور ہندوستان کے سیاحوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

نہیں دیا جا سکتا۔

مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ کا خطاب نماز جمعہ تک رہا اور نماز عصر جلسہ مولانا قاری محمد یونس صاحب مدظلہ نے پڑھائی نماز جمعہ کے بعد ڈیرہ غازی خان سے تشریف لائے ہوئے معروف و مشہور مقرر مولانا سید عبدالحکیم شاہ صاحب نے دو گھنٹہ تک سیرت رسول کریم پر مفصل خطاب فرمایا اور انہوں نے بھی اپنے عمدہ انداز میں قادیانیت کی کچھ جھلکیاں پیش کرنے کے بعد ربوہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے لئے لوگوں سے شرکت کا مطالبہ کیا تو سینکڑوں مسلمانوں نے مسجد میں کھڑے ہو کر ربوہ کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کیا۔

اس دوران مانسہرہ سے حضرت مولانا اشعر صاحب مدظلہ مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب نمائندہ رسالہ ختم نبوت مانسہرہ کے ہمراہ تشریف لا چکے تھے تو آپ نے اس نشست کے بعد دعا فرمائی۔

باہو کھوسہ کے مشترکہ اجلاس کا مطالبہ

باہو کھوسہ میں ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک مشترکہ اجلاس سندھ کی معروف درسگاہ مدرسہ انوار العلوم میں ہوا۔ جس کی صدارت علامہ نیاز احمد فاروقی نے کی اجلاس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ باہو کھوسہ کے امیر مولانا محمد حسن جامعہ انوار العلوم کے صدر مدرس مولانا عبدالحی الحق۔ یونین کونسل باہو کھوسہ کے ممبر مولانا فیض محمد کھوسہ تعمیر کے نوجوان زمیندار میر سیف الدین خان جے ٹی آئی کے راہنما قاری سعید احمد، عرض محمد اور دوسرے حضرات نے شرکت کی۔ سردار عبدالواحد بروہی۔ عبدالرحیم، نیاز محمد بلوچ۔ مولانا محمد رحیم مولانا عبدالخالق نے خطاب کیا اجلاس میں قادیانیوں کے لٹریچر کی ضبطی کا مطالبہ کیا

علامہ عثمانی تحریک آزادی کے نامور مجاہد تھے

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے کہا کہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی تحریک پاکستان کے ہراول دستہ کے قائدین میں سے تھے انہوں نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کے نشر و اشاعت اور استحکام وطن کے لیے صرف کر دی وہ یہاں ختم نبوت ماڈل ٹاؤن بی میں علامہ عثمانی رح کی یاد میں منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کر رہے تھے مولانا شجاعبادی نے کہا کہ تحریک پاکستان اور استحکام پاکستان کے سلسلہ میں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے ایشیا کی بڑی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کے ایک مؤثر گروپ کی قیادت کی جب پاکستان بن گیا تو کراچی میں پاکستان کا جھنڈا آپ کے مبارک ہاتھوں سے لہرایا گیا۔

انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ مطالعہ پاکستان میں ایک مستقل باب کا اضافہ کیا جائے۔ جس میں علامہ عثمانیؒ کی خدمات سے نئی پود کو روشناس کرایا جائے تقریب کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر الحاج سیف الرحمان صدر مرکزی انجمن تاجران نے کی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات کو فی الفور تسلیم کیا جائے

مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ کے طول و عرض میں مرکزی جماعت کی اپیل پر جمعہ کے اجتماعات میں یوم احتجاج منایا گیا۔ ضلع مانسہرہ کے تمام شہروں، اور قصبوں میں یوم احتجاج کے سلسلہ میں قراردادیں پیش کی گئیں۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات پیش کئے گئے تحصیل بالاکوٹ کے مرکزی اجتماعات میں علماء نے ضلعی امیر کے حکم پر گڑھی حبیب اللہ، شمالے بالاکوٹ کا غان، اور اس طرح علاقہ پکھل، تناول، بجگرام کرنش، اوگی، جبوڑی، شنکیاری، اچھڑیاں، بلہ، شیر گڑھ ڈھوڈیال، خاکی اور ضلع کوہستان کے دور دراز علاقوں میں اور ضلع ایبٹ آباد کے تمام شہروں اور قصبوں میں تمام بڑی بڑی مساجد کے اندر علماء کرام نے بھرپور احتجاج کیا خصوصاً ایبٹ آباد میں اور حویلیاں اور تحصیل ہری پور کے اندر علماء نے بھرپور انداز میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے حق میں قراردادیں پیش کیں جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے

پوری دنیا میں مرزائیت کا تعاقب ہوگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے حاصلپور میں ختم نبوت کے موضوع پر منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا میں مرزائیت کا پرزور تعاقب شروع کر دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز وہ دن دور نہیں کہ مرزائیت کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے حکمرانوں مسلمان افسروں اور عوام سے کہا کہ وہ مرزائیوں سے لین دین۔ خوشی غمی۔ شادی بیاہ کے سلسلہ میں محتاط رہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا قادیانی اور اس کی جماعت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قادیانی گروہ انگریز کے اشاروں پر معرض وجود میں آیا اور مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے عالم اسلام میں افتراق و انتشار کا بیج بویا۔ جلسہ کی صدارت مقامی مجلس کے خزانچی ملک علی شیر نے کی جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مقامی مجلس کے امیر مولانا محمد ادریس نے انجام دیئے

(۳) مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا قلع قمع کیا جائے (۴) مولانا اسلم قریشی۔ سانحہ ساہیوال اور سانحہ سکھر میں حکومت اور انتظامیہ کی پراسرار خاموشی اور سرد مہری اور خصوصاً مولانا اسلم قریشی کیس میں حکومت کی ناکامی پر شدید احتجاج کیا گیا (۵) اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو نافذ کیا جائے خصوصاً مرتد کی شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے تاکہ آئندہ کسی مسلمان کو اسلام سے انحراف کی جرأت نہ ہو۔ ضلع مانسہرہ، ایبٹ آباد، کوہستان کے تمام بڑے بڑے اجتماعات میں علماء نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبات تفصیل سے بیان کئے اور عوام نے پرجوش انداز میں نعرہائے تکبیر کی گونج میں تائید کی۔

کینجھر کینال

آخر ہضم

ٹھٹھہ: نمائندہ ختم نبوت کے ڈی اے نے کینجھر جھیل سے کراچی شہر کو پانی سپلائی کرنے کیلئے کینجھر کینال بنوائی تھی جس کا ٹھیکہ مبینہ طور پر ملک نذیر احمد نامی ایک قادیانی ٹھیکیدار کو دیا تھا یہ نہر تقریباً تین کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوئی۔ تعمیر کی تکمیل کے بعد جب پانی چھوڑا گیا تو نہر میں شگاف پڑنا شروع ہوگئے جس سے غریب ہاری طبقہ جس کی زمینیں نہر کے ساتھ ساتھ ہیں پانی کی زد سے اس غریب طبقہ کی زمینیں تباہ و برباد ہوگئیں۔ حالانکہ نہر میں بمشکل تین انچ پانی چھوڑا جاتا ہے۔ گزشتہ مہینوں میں تقریباً چار مرتبہ شگاف پڑ چکے ہیں۔ مبینہ طور پر ڈپٹی کمشنر ٹھٹھہ نے واٹر اینڈ سیوریج بورڈ کو ایک خط کے ذریعے ہاریوں کے نقصانات کا معاوضہ ادا کرنے کو کہا۔ مختصر سی رقم بھی ہاریوں کو دلائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ اتنا بڑا ٹھیکہ مرزا مظفر احمد قادیانی (ایم ایم احمد) کی سفارش اور اثر و رسوخ کی وجہ سے دیا گیا۔ وہ نہر اب بالکل بند پڑی ہے کروڑوں روپیہ صرف ہو چکا لیکن انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اس نہر پر کراچی کے لاکھوں شہریوں کی زندگی کا دارومدار ہے۔ ٹھیکیدار کروڑوں روپے ہضم کر کے آرام سے گھر بیٹھا ہے حکومت کو چاہیے کہ اس ٹھیکہ کی تحقیقات کرائے اور اس عظیم نقصان کے ذمہ دار افسروں کو بے نقاب کر کے ان کو سخت ترین سزا دی جائے۔ علاوہ ازیں قادیانی ٹھیکیدار کو گرفتار کر کے ناقص میٹریل استعمال کرنے کے جرم میں اسے بھی سزا دی جائے اور اس کا ٹھیکہ لائسنس منسوخ کیا جائے۔

کیا لودھراں میں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت ہے؟

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) گذشتہ دنوں یہاں کے ایک قادیانی مسٹر شریف احمد نے مرزائیت کی تبلیغ کر کے ایک مسلمان کو قادیانی بنا لیا جس پر مرزائیت کی حقیقت واضح کی گئی تو وہ دوبارہ مسلمان ہو گیا تاہم اس سے یہ واضح ہو گیا کہ مرزائی تبلیغ پر پابندی کے باوجود تبلیغ کر رہے ہیں اس واقعہ پر صدر ختم نبوت لودھراں صوفی محمد علی صاحب نے جناب ڈی ایس پی لودھراں کو ایک درخواست دی کہ مرزائی صدارتی آرڈیننس کی رو سے مجرم ہیں ان کو گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں لائی گئی۔

اُچشریف میں قادیانی ہیڈ مسٹرس کی اشتعال

اُچشریف میں قادیانی ہیڈ مسٹرس کی اشتعال انگیزی

بہاولپور، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد الصادق میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس بہاولپور کے امیر الحاج سیف الرحمان نے کی۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔ مسز بشریٰ کلثوم ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اُچشریف "قادیانی" ہے بلکہ ان کی خواتین کی تنظیم "لجنہ اماء اللہ" کی صدر اور "ناصرات الاحمدیہ" اُچشریف کی جنرل سیکرٹری ہے۔ اس نے ہفتہ بلال احمد کے نام سے اپنے سکول میں "ناچ گانے" کا پروگرام یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن پہلے ترتیب دیا۔ اور وی سی آر منگوا کر "مس منگا پور" "انگ انگ کے شعلے" "ہم سے ہے زمانہ" اور "نام میرا بدنام" جیسی مخرب اخلاق فلمیں دکھانے کا پروگرام ترتیب دیا اور اس مقصد کے لیے فی طالبہ دو روپے چندہ وصول کیا۔ یہ پروگرام شروع تھا کہ اے سی احمد پور شرقیہ جو اُچشریف کے دورہ پر تشریف لے گئے اور اسے رکوا دیا۔ ہیڈ مسٹرس کے اس غلط اقدام کے خلاف پورے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔

باقی ص ۲۶ پر

چوک ایمپرس مارکیٹ صدر کراچی سے ہفت روزہ
ختم نبوت
عبید بکڈپو نیوز کورویشن
دربار ہوٹل کراچی صدر
سے حاصل کریں

ختم نبوۃ
ہفت روزہ
کراچی صدر میں
طاہر نیوز پیپر اینڈ بک سینٹر
جہانگیر پارک صدر کراچی نمبر ۳ سے
حاصل کریں

مجلس بہاولنگر کا نیا دفتر

بہاولنگر میں پہلا دفتر وہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب موجودہ دفتر کا پتہ یہ ہے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر بہاولی روڈ بہاولنگر معرفت السلام آٹوز مولانا محمد طفیل ارشد مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سے رابطہ کے لئے مذکورہ پتہ پر رجوع کریں۔

پوری دنیا کے نمائندہ ادارہ

فقہ اکیڈیمی کا متفقہ فیصلہ

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو کار مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

۱۹۸۱ء میں تیسری سربراہ کانفرنس ہوئی اس کی ایک قرارداد کے تحت ادارہ قائم کیا گیا جس کا نام "اسلامی فقہ اکیڈیمی" رکھا گیا۔ اس ادارہ کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ دور میں نئے نئے فقہی مسائل پیش آتے ہیں اس پر تمام دنیا کے نمائندہ اہل علم کوئی متفقہ حل پیش کریں۔ اس اکیڈیمی کا پہلے ایک سلیکشن اجلاس ہوا ۲۲ سے ۲۸ دسمبر اس کا پہلا علمی اجلاس سعودی عرب جدہ میں ہوا جس میں تمام دنیا کے معزز نمائندے شریک ہوئے اس ادارہ کے تمام نمائندے حکومت کے نامزد کردہ ہوتے ہیں موجودہ اجلاس میں قادیانیوں کے دونوں گروہوں ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ کے بارے میں اہم فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلہ کا اعلان دارالعلوم کورنگی میں منعقد ایک پریس کانفرنس میں پاکستان سے اسلامی فقہ اکیڈیمی کے معزز رکن جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہٗ نے کیا۔ مولانا کے بیان کا متن یہ ہے:۔

چوتھی قرارداد متعلق فرقہ قادیانیہ

آرگنائیزیشن آف اسلامک کانفرنس کے زیر انتظام قائم ہونے والی" اسلامی فقہ اکیڈمی"، کی جنرل کونسل نے اپنے دوسرے اجلاس میں جو جدہ میں ۱۰ ربیع الثانی سے ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۸۵ء منعقد ہوا۔

کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کی مسلم جوڈیشیل کونسل کے ایک استفتاء پر غور کیا۔ جس میں قادیانیت اور فرقہ لاہوریہ کے بارے میں سوال کیا گیا تھا کہ ان کو مسلمانوں میں شمار کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ کوئی غیر مسلم عدالت شرعاً اس جیسے مسئلے میں کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے یا نہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان میں گذشتہ صدی میں پیدا ہوا تھا، اور قادیانی اور لاہوری فرقے اسکی طرف منسوب ہیں، اکیڈمی کے اعضاء کے سامنے اس فرقے سے متعلق جو تحقیقات اور دستاویزات پیش کی گئیں، ان میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی طرف منسوب ان دونوں فرقوں کے بارے میں کافی معلومات موجود تھیں، اکیڈمی نے ان تمام معلومات پر غور و خوض کیا جس کے نتیجے میں اکے سامنے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ مرزا غلام احمد نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا نبی ہے، جس پر وحی آتی ہے اسکا یہ دعویٰ اسکی تصانیف میں بھی ثابت ہے، جن میں سے بعض کے بارے میں اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ اسکی وحی کا ایک حصہ ہے یہ بات بھی ثابت ہے کہ وہ عمر بھر اس دعوے کی نشر و اشاعت کرتا رہا ہے اور لوگوں سے تقریر و تحریر کے ذریعہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسکی نبوت اور رسالت کا اعتقاد رکھیں، نیز یہ بھی ثابت ہے کہ اس نے بہت سی ضروریات دین مثلاً جہاد کا انکار کیا ہے۔

مکہ مکرمہ کی "مجمع فقہی" اس سلسلے میں پہلے ہی ایک قرارداد منظور کر چکی ہے، اکیڈمی کی جنرل کونسل نے اس قرارداد پر بھی غور کیا، اور اس تمام غور اور بحث کے نتیجے میں مندرجہ ذیل قرارداد با اتفاق رائے منظور کی۔

قرارداد

(۱) نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے سلسلے کا اختتام دین کے ان ضروری عقائد میں شامل ہے، جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہیں، اسی عقیدے کا لازمی حصہ یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی بھی شخص پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی مرزا غلام احمد نے اپنی نبوت اور رسالت اور اپنے اوپر وحی کے نزول کا جو دعویٰ کیا، وہ دین کے اس ضروری اور قطعی عقیدے کا صریح انکار ہے، مرزا غلام احمد کا یہ دعویٰ خود اس کو اور اسکے تمام موافقین کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیتا ہے، جہاں تک لاہوری جماعت ـــــــ کا تعلق ہے، تو وہ اپنی ظلی اور بروزی تاویلات کے باوجود مرتد ہونے میں قادیانی جماعت ہی کی طرح ہے۔

(۲) کسی غیر اسلامی عدالت یا کسی غیر مسلم جج کو شرعاً یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی شخص کے مسلمان یا مرتد ہونے کا فیصلہ صادر کرے، بالخصوص ایسے مسائل میں جن میں امت اسلامیہ کا اپنے علماء اور اپنے اداروں کے ذریعہ اجماع منعقد ہو گیا ہو اس لئے کہ کسی شخص کے مسلمان یا مرتد ہونے کا فیصلہ اسی وقت قابل قبول ہو سکتا ہے، جب وہ کسی ایسے مسلمان عالم سے صادر ہوا ہو، جو کتاب و سنت اور اجماع سے ثابت شدہ احکام کا ماہر ہو، اسلام اور کفر کی حقیقت کو سمجھتا ہو، اور ان تمام باتوں سے باخبر ہو جن کے ذریعہ کسی شخص کو اسلام میں داخل یا خارج سمجھا جا سکتا ہو، لہٰذا ایسی غیر مسلم عدالت کا یہ فیصلہ شرعاً غیر معتبر اور باطل ہے۔ واللہ اعلم

بزرٹہ لائن میں محفل درس قرآن

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور انجمن عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم رجسٹرڈ بزرٹہ لائن کیطرف سے جناب مسعود حسنی اور محمد انور صاحب کے گھر "درس قرآن" رکھا گیا جس میں کافی تعداد میں اہل محلہ نے شرکت کی۔

اس میں مولانا مفتی اصغر علی دارالعلوم کورنگی نے آیت میراث پر مفصل درس دیا۔ درس کے بعد مجلس مذاکرہ سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں کئے گئے سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے

صدائے ختم نبوت

اسٹیل ٹاؤن کے مسلم قبرستان سے قادیانی لاش نکلنے پر واویلا کیوں؟

پچھلے دنوں سٹیل مل میں ایک قادیانی افسر کی ماں مر گئی۔ افسر مذکور نے اپنی قادیانیت کو چھپایا ہوا تھا۔ مسلمانوں کو اس کی قادیانیت کے بارے میں علم نہیں تھا۔ جب اس نے اپنی ماں کی آخری رسوم (بقول ان کے نماز جنازہ) ادا کرنے کے لئے اپنے قادیانی مبلغوں کو بلایا اور انہوں نے اس کی آخری رسم ادا کی جس سے مسلمان لاعلمی میں شریک ہو گئے بعد میں معلوم ہوا تو بیچارے توبہ و استغفار کرنے لگے۔

اس کے بعد قادیانی افسر نے اپنی افسری کے گھمنڈ میں اس کی لاش کو اٹھایا اور مسلمانوں کیلئے وقف قبرستان میں دفنا دیا۔ مسئلہ پوچھنے کے لئے مسلمان علماء کی طرف رجوع کرنے لگے ایک وفد مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آیا یہاں سے جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن گیا دفتر ختم نبوت، جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور شہر کے تمام علماء نے قادیانیوں کے خلاف فتویٰ دیا اس طرح یہ خبر مشہور ہو گئی اور پورے شہر خاص طور پر سٹیل ٹاؤن کے علاقے میں زبردست احتجاج ہوا اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اپنا کردار ادا کیا۔ قریب تھا کہ مسلمان اس قادیانی عورت کی لاش کو اکھاڑ کر مسلم قبرستان سے باہر پھینکتے۔ قادیانی اپنا مردہ مقامی بھنگیوں اور جمعداروں کے ذریعے خود ہی اکھاڑ کر لے گئے۔ اور دوسری جگہ جا کر دبا دیا۔

اس واقعہ پر مرزائی ترجمان (جو مرزائی ترجمان اس لئے کہہ رہے ہیں کہ قادیانی جماعت جو بات ربوہ سے شائع ہونے والے رسائل میں قانوناً نہیں لکھ سکتی وہ یہ اخبار دھڑلے سے شائع کر رہا ہے حتیٰ کہ قرآن پاک میں معنوی تحریف کا بھی مرتکب ہو رہا ہے) نے ایک خود ساختہ اور نام نہاد مسلمان کا بیان شائع کیا جس میں کہا گیا کہ :-

"اسٹیل ملز ٹاؤن شپ میں ایک قادیانی خاتون کا انتقال ہو گیا معمر خاتون کو اسٹیل مل کے قادیانیوں نے ایک مقامی قبرستان میں دفن کر دیا تھا لیکن ایک گروہ (مسلمانوں) کے افراد نے قادیانی خاتون کی مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین پر مقامی سطح پر شور و غوغا کیا اور آخر قادیانی خاتون کی لاش کو ۱۵ روز بعد ۲۹ دسمبر کو مقامی قبرستان سے نکلوا کر دم لیا بعد ازاں اسے سٹیل ملز ٹاؤن شپ کے تعاون سے ایک اور جگہ دفن کیا گیا۔۔۔ ایک انسانی لاش کی اس طرح بے حرمتی افسوسناک ہے ۔۔۔۔ کوئی بھی شریف النفس اور غیرت مند شہری اسے پسند نہیں کرے گا۔۔۔۔ یہ حرکت اسلام کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔"

(۱۶ر جنوری ۱۹۸۶ء)

یہ دنیا کا عام اصول اور قاعدہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کرے تو اسے حق حاصل ہے کہ وہ ناجائز قابضین کو وہاں سے ہٹائے۔ آج کے دور میں اس قسم کے واقعات پر قتل و غارت گری تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ مال و متاع ہتھیا لیا جاتا ہے۔ پردہ دار خواتین کی بے حرمتی ہوتی ہے حتیٰ کہ معصوم بچوں تک کا خیال نہیں کیا جاتا۔ یہاں ایسا مسئلہ پیدا نہیں ہوا مسلمانوں نے صرف پر امن احتجاج کیا تھا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں نے اپنے مردہ کو خود ہی نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیا۔ جب وہاں کوئی مسلمان ہی موجود نہیں تھا تو لاش کی بے حرمتی کیسے ہو گئی؟ کسی نے کی ہے تو وہ لاش نکالنے والے تھے چاہے وہ جنگی تھے یا قادیانی ۔۔۔۔ اگر لاش دوبارہ نکالنے سے اس کی بے حرمتی ہو جاتی ہے تو مرزا طاہر کے باپ اور ماں (مرزا محمود اور اس کی بیوی) کو ربوہ میں امانتاً دفن کیا گیا ہے اس بارے میں مرزا محمود کی یہ وصیت ہے کہ جب بھی حالات سازگار ہوں (یعنی اکھنڈ بھارت بنے جو مرزا محمود کا الہام اور پیشگوئی ہے۔ دیکھئے الفضل مئی ۴۷ء) تو ہماری میتیں یہاں (ربوہ کے بہشتی مقبرے) سے نکال کر قادیان پہنچا دی جائیں کیا اس وصیت پر عمل کرنے سے مرزا محمود کو تو چھوڑیئے مرزا طاہر بلکہ تمام قادیانیوں کی ماں جو ایک عورت ذات ہے اس کی لاش کی بے حرمتی نہیں ہو گی؟ اگر لاش ربوہ کے بہشتی مقبرے سے نکل سکتی ہے جو قادیانیوں کا اپنا قبرستان ہے اور جس میں دفن ہونا بقول ان کے جنت میں دفن ہونا ہے تو اسٹیل مل کے قبرستان میں تو قادیانیوں کا سرے سے کوئی حق ہی نہیں بنتا کیونکہ یہ تو وقف ہی مسلمانوں کیلئے ہے

جب سے قادیانی آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیے گئے ہیں اس وقت سے جس شہر یا بستی میں ان کے دس یا پندرہ گھر ہیں وہاں ان کے مرگھٹ الگ بنا دیے گئے ہیں قادیانی ہی نہیں جتنی بھی اقلیتیں ملک میں بستی ہیں ان کی اپنے مردے دبانے یا جلانے کے لئے جگہ مخصوص ہیں اگر کسی جگہ ایک یا دو گھر عیسائیوں کے آباد ہوں اور وہاں ان کے پاس مردے دفنانے کے لئے کوئی جگہ نہ ہو وہ اپنا مردہ جاکر مسلمانوں کے قبرستان میں دبا دیں تو کیا انہیں اس بات کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں لے جاکر مردہ دبائیں ـــــ یقیناً خود قادیانی بھی ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے عیسائی تو عیسائی قادیانیوں نے تو ایک قادیانی کی لاش کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی وغیرہ سب کچھ مانتا تھا اکھاڑ پھینکا تھا جس پر لاہوری پارٹی کے آرگن "پیغام صلح" کو لکھنا پڑا۔

"اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ ایک ایسے قادیانی احمدی کو جس پر بہشتی مقبرہ کی شرائط صادق نہ آتی تھیں غلطی سے ان میں دفن کر دیا گیا اور بعد میں غلطی معلوم ہونے پر اس کی نعش اکھاڑ کر پھر دوسرے قبرستان میں دفن کی گئی۔ تو یہ عملی مثال احرار کے فعل شنیع سے بھی (کہ انہوں نے قادیانی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے سے روکا) بڑھ کر گھناؤنی اور شرمناک ہے۔

(پیغام صلح لاہور جلد ۲۴ نمبر ۱۹ م ۲ر اگست ۱۹۳۶ء) بحوالہ قادیانی مذہب الیاس برنی ص۴۳۹

بتائیے! جب خود قادیانیوں کی لاشیں ان کے اپنے "قبرستان" سے اکھاڑ پھینک دی جاتی ہیں اور لاش کی اس سے بے حرمتی نہیں ہوتی تو مسلمانوں کے قبرستان سے نکال کر دوسری جگہ دبا دینے سے کیسے بے حرمتی ہو گئی؟

مسلمانوں کو ایک کافرہ کی لاش پر بے حرمتی کا طعنہ دینے والے کبھی اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھ لیا کریں اور اپنے نام نہاد خلفاء کے کرتوت بھی دیکھ لیا کریں کہ ان کا طرز عمل کیا تھا؟ ــــ ایک مرتبہ مرزائیوں کے نام نہاد خلیفہ آنجہانی مرزا محمود سے کسی نے سوال کیا کہ:-

کیا غیر مبائع (یعنی لاہوری قادیانی) بہشتی مقبرے میں دفن ہو سکتے ہیں؟ تو مرزا محمود نے کہا:-

"ہمارے نزدیک بیعت سے باہر رہنا گناہ ہے اس لئے غیر مبائع (لاہوری قادیانی) مقبرہ میں نہیں دفن ہو سکتا"

(مکتوب مرزا محمود الفضل قادیان ۱۹ر جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ نمبر ۹۹) بحوالہ قادیانی مذہب ص۴۳۹

لاہوری جماعت والے جو مرزا قادیانی کو مانتے ہیں لیکن وہ مرزا محمود یا مرزا طاہر کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے وہ بھی اس جرم کی وجہ سے مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتے تو دنیا کے کروڑوں مسلمان جو ان کے عقیدے کے مطابق کافر ہیں ــــ وہ مسلمانوں سے شادی غمی رشتے ناطے میں شرکت کو حرام سمجھتے ہیں تو ایسے میں کسی قادیانی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں لے جاکر دبائے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ قادیانی چونکہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس لئے کراچی اور سٹیل ٹاؤن کے مسلمانوں نے قادیانی مردے کے دفن پر احتجاج کیا اور قادیانی مردہ نکالنے پر مجبور ہو گئے۔ یہ کوئی انتقامی کاروائی نہیں تھی بلکہ یہ سب اس لئے کیا کہ قادیانی مرزا غلام قادیانی کو نبی، رسول، مسیح مانتے ہیں اور یہ شخص وہ تھا جس نے سینکڑوں دعوے کئے اور سب سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی کیا کہ نعوذ باللہ میں محمد رسول اللہ ہوں اور قرآن پاک میں محمد سے مراد میں ہی ہوں ــــ ان دعوؤں اور ان عقائد کی وجہ سے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت مرتد، زندیق اور کافر ہے اور کافر منکر اور نافرمان کی قبر کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ آگ کے گڑھے ہیں" جبکہ سچے اور کھرے مسلمانوں کی قبر کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہیں حضورؐ کے فرمان کے مطابق کسی کافر، ملحد، زندیق یا مرتد کو یہ حق نہیں دیا سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں کی قبروں کے نزدیک جاکر وہ آگ کے گڑھے کھودیں اور وہاں خدا و رسول کے کسی باغی یا منکر کو دفن کر دیں۔

لہٰذا سٹیل ٹاؤن میں جو کچھ ہوا وہ بالکل صحیح تھا اور کسی مرتد کی لاش کو وہاں سے نکالنا اسلام اور شریعت محمدیہؐ کے عین مطابق ہے۔ (محمد حنیف ندیم)

نوٹ:- اس موضوع پر "بولتی تحریریں" کا مطالعہ ضرور کیجئے تاکہ قادیانی کتابوں سے معلوم ہو کہ وہ دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے بارے میں کیا نظریات رکھتے ہیں

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزراوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دکھائے کہ ہر شخص کے پیٹ پر بھوک کی شدت کی وجہ سے ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھلائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدت بھوک ہم سے زیادہ تھی۔ اور ہم سے زیادہ وقت بدون کھائے گزر چکا تھا۔

فائدہ:۔ اہل مدینہ کی یہ عادت تھی کہ شدت بھوک کے وقت جب عاجز ہوجاتے تو پیٹ سے پتھر باندھ لیتے تاکہ اُس کی سختی کی وجہ سے چلنے پھرنے میں ضعف لاحق نہ ہو۔ بعض علماء کی یہ رائے ہے کہ یہ مدینہ کے ایک پتھر کے ساتھ خاص ہے جس کا نام مشبعہ ہے اُس پتھر میں اللہ جل شانہٗ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ اُس کے باندھ لینے سے بھوک میں کسی قدر تسکین ہوجاتی ہے لیکن ظاہر پہلا ہی قول ہے اس لئے کہ اب بھی اکثر ایسا کیا جاتا ہے کہ شدت بھوک کے وقت پیٹ سے کسی کپڑے کا سخت باندھ لینا ضعف اور بھوک کی بے چینی میں مفید ہوتا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ خالی پیٹ میں نفخ پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور پتھر کو یا کسی سخت چیز کو باندھ لینے سے اس سے امن رہتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جب پیٹ بالکل خالی ہو جائے تو انتڑیوں کے اتر جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ بالخصوص چلنے پھرنے میں اور پیٹ کو باندھ لینے سے یہ خدشہ نہیں رہتا۔ نیز پیٹ کے بالکل خالی ہو جانے سے کمر بھی جھک جاتی ہے کبڑا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس حدیث پر ایک قوی اشکال ہے وہ یہ کہ بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کئی کئی دن کا مسلسل روزہ رکھا کرتے تھے اور جب صحابہ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں روزوں کے تسلسل کا ارادہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ یہ میری خصوصیت ہے کہ بغیر افطار کے کئی دن کا مسلسل روزہ رکھوں۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ مجھے کھلاتے اور پلاتے ہیں۔ یہ کھلانا پلانا کس طرح ہوتا تھا یہ اپنی جگہ پر ہے لیکن اس سے یہ معلوم ہوا کہ ظاہری طور پر کھانا پینا چھوڑنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک کا اثر محسوس نہ ہوتا تھا ایسی صورت میں پیٹ سے پتھر باندھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اور چونکہ روزے والی روایات کثیرہ ہیں اس لئے بعض علمائے محدثین کے قواعد کے ماتحت ان پتھر والی روایتوں کو ضعیف قرار دیدیا لیکن اکثر محدثین کی تحقیق یہ ہے کہ اس مضمون کی روایات بھی کئی ہیں۔ نیز روزے والی روایتوں سے کوئی ایسی مخالفت بھی نہیں ہے کہ دونوں کا مختلف حالات پر عمل نہ ہو سکتا ہو اس لئے ان روایات کے ضعیف قرار دینے کی ضرورت نہیں اس کے بعد پھر مختلف اقوال ان دونوں روایتوں کے متعلق وارد ہوئے ہیں۔ ۱۔ پتھر والی روایات ابتدا زمانہ کی ہوں اور یقیناً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقیات روز افزوں تھیں اس لئے کھلانے پلانے والی روایات بعد کی ہوں۔ ۲۔ کھلانا پلانا روزے کی حالت کے ساتھ مخصوص اور عام مومنین میں بھی یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے کہ روزے کی حالت میں فاقہ کا اثر اور تعب اتنا نہیں ہوتا جتنا بغیر روزے کے فاقہ سے مشقت اور بار ہوتا ہے تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کہنا جہاں روزہ حقیقی اور کمال کے درجہ پر تھا۔ ۳۔ مختلف حالات کے اعتبار سے دونوں حالات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہوتے ہوں جیسا کہ مشائخ سلوک کے مختلف احوال ہوا کرتے ہیں اس قول کے موافق ان روایات کو ابتدا زمانہ پر محمول کرنے کی ضرورت نہیں ہے اخیر زمانہ میں بھی مختلف اوقات کے اعتبار سے مختلف احوال ہو سکتے ہیں۔ ۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھوک کا اثر یقیناً نہیں ہوتا تھا۔ اس کے باوجود پتھروں کا باندھنا فقراء اور مساکین کے ساتھ اشتراک عمل کی غرض سے تھا۔ اور عام دستور ہے کہ جس مشقت اور تکلیف میں اپنے بڑے بھی مبتلا ہو جاتے ہیں اُس میں سعادت مند چھوٹوں کے لئے ان کے مقابلہ میں اپنی تکلیف کا التفات بھی نہیں رہتا پھر صحابہ کرام جیسے سعید عشاق کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ ۵۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے کھلانا پلانا اعزاز و اکرام ہی تو تھا کوئی وجوبی امر نہ تھا تو کسی وقت جبکہ صحابہ کرام پر تنگی و عسرت کا غلبہ ہو فقر و فاقہ اس حالت پر پہنچ گیا ہو کہ پیٹ سے پتھر باندھنا پڑ جائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اُس اکرام سے مستفید نہ ہوتے

حافظ خلیل احمد کرد

سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیشگوئیاں

تاجدار ختم نبوت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں اور نبی ہیں۔ آپ نے متعدد پیشگوئیاں فرمائیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں ہر سچے نبی کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ اپنی زبان مبارک سے جو لفظ بھی نکالیے اللہ تعالیٰ اسے پورا فرماتے ہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ـــــ اس کے خلاف جھوٹا نبی دجل و فریب سے کام لیتا ہے پیشگوئیاں کرتا ہے تو غلط ثابت ہوتی ہیں۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث غسانی شاہ دمشق کی سلطنت کے بارے میں ایک پیش گوئی فرمائی جو حرف بحرف پوری ہوئی اس کی تفصیلات مکاتیب نبوی میں مولانا سید محبوب رضوی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شام کا ملک جو بے شمار انبیاء علیہم السلام کی سرزمین رہا ہے عرب کے شمال اور بحیرہ روم کے مشرق میں واقع ہے۔ آجکل یہ ملک کئی حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے یہ ایک قدیم اور تاریخی ملک ہے اس کے ساحلی علاقے کو مشرق و مغرب کے مابین سرحدی حیثیت حاصل ہے۔

شام کے مشہور شہر دمشق پر حارث غسانی حکمران تھا دوسری صدی عیسوی کے آخر میں یہاں عرب کا ایک خاندان آل غسان سکونت پذیر ہوا اور رفتہ رفتہ اس نے اپنی حکومت قائم کر لی پانچ سو سال تک یہ خاندان شام پر حکومت کرتا رہا۔ بعثت نبوی ﷺ کے زمانے میں حارث غسانی شام کا حکمران تھا۔

دمشق کی سفارت حضرت شجاع بن وہب الاسدی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی تھی۔ یہ فرمان رسالت لے کر دمشق پہنچے تو معلوم ہوا کہ قیصر روم بیت المقدس کی زیارت کے لئے جا رہا ہے اس لئے حارث اس کے انتظام میں مصروف ہے۔ حضرت شجاع کا بیان ہے کہ دمشق کے دوران قیام میں بادشاہ کے ایک دربان سے میری ملاقات ہوئی۔ اس کا نام مُرّی تھا۔ یہ شخص رومی نسل سے تھا چند روز میں مُرّی اس سے بے تکلفی ہو گئی۔ ایک دن اس نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات دریافت کیے۔ حالات سن کر اس پر رقت طاری ہو گئی اور کہنے لگا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے انجیل میں یہی حالات اس آنے والے پیغمبر کے پائے جاتے ہیں۔ جس کا ہمیں انتظار ہے میں ان پر ایمان لاتا ہوں اور ان کے تمام احکام کی صدق دل سے تصدیق کرتا ہوں مگر تم میرے قبول اسلام کا واقعہ ہرگز کسی سے بیان کرنا مجھے اندیشہ ہے کہ اگر حارث کو یہ معلوم ہو گیا تو وہ مجھے قتل کرا دے گا۔ حالانکہ وہ میری بہت عزت کرتا ہے اور مجھے اس کے مزاج میں بڑا دخل حاصل ہے۔

ایک روز حارث نے بڑی شان و شوکت سے ساتھ دربار کیا۔ مُرّی نے اس سے میرا تذکرہ کیا۔ حارث نے مجھے دربار میں بلایا اور نامہ مبارک لے کر پڑھنے کا حکم دیا۔

فرمان رسالت کا یہ مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی جانب سے ..... حارث بن ابی شمر کے نام

سلام ہو اس پر جو راہ راست کی پیروی کرے اس پر ایمان لائے اور سچا جانے۔

میں آپ کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ ایک خدا پر ایمان لایئے۔

جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

آپ کا ملک آپ کے پاس باقی رہے گا۔

محمد رسول اللہ

حارث مکتوب گرامی سن کر آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ کس کی مجال ہے کہ میرے ملک کی طرف نگاہ اٹھائے اور اسی غیظ و غضب میں فوج کو تیاری کا حکم دیا حضرت شجاع جب واپس ہونے لگے تو مُرّی ان کو اپنے مکان پر لے گیا اور زاد راہ دے کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت شجاع رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کیے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ

مُرّی نے جو کچھ کہا سچ کہا وہ مومن صادق ہے اور حارث عنقریب دیکھ لے گا کہ جس حکومت کے غرور میں اس نے خدا کے پسندیدہ مذہب کو رد کر دیا وہ ہرگز باقی رہنے والی نہیں ہے۔

حارث نے جو فوج تیار کی تھی اس نے فتح مکہ کے ۹ھ/۶۳۰ء میں قیصر روم کی قیادت میں اسلام سے جنگ کا آغاز کر دیا۔ مگر آخر کار ۱۴ھ/۶۳۵ء میں شام سے غسانی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ

تحریر: بدر احمد خان بہاولنگر

آپ کا نام عبدالعزیٰ تھا بچپن ہی میں باپ جیسی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو گئے تھے لہٰذا چچا کے زیر سایہ پرورش پاتے رہے۔ بڑے ہوئے تو چچا نے ایک غلام کچھ اونٹ اور بکریاں آپ کو بغرض کاروبار دے دیں آپ نے اپنی محنت سے کاروبار کو خوب پھیلایا اور اپنے قبیلے خزینہ میں خوب نام پیدا کیا۔ فتح مکہ کے بعد آپکے دل میں اسلام قبول کرنے اور حضورؐ کے در دولت سے وابستہ ہونے کی تحریک یہ امنگ دل میں لئے اپنے چچا کے پاس گئے اور کہا اے میرے چچا میں نے کئی دن اس انتظار میں گذار دیئے کہ آپ کب تک مائل بہ اسلام ہوں اور خدا کو ایمان لیں لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا لہٰذا مجھے اجازت دیں کہ میں مسلمان ہو جاؤں" چچا نے یہ سنا تو غصے سے کہا اگر تو محمدؐ کا دین قبول کرنا چاہتا ہے تو میں یہ کپڑے۔ مکان اور جو کچھ تیرے پاس ہے سب چھین لوں گا اچھی طرح سوچ لے ان میں سے ایک چیز بھی تیرے پاس نہ رہے گی۔ عبدالعزیٰ نے اسی وقت چچا کی ایک ایک چیز لوٹا دی حتیٰ کہ جسم کے کپڑے بھی۔ اور سرتاپا برہنہ ہو کر ماں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسدالغابہ میں لکھا ہے کہ جب ماں نے اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا تو بہت حیران ہوئی اور وجہ پوچھی آپ نے جواب دیا میں اسلام سے متاثر اور بت پرستی سے متنفر ہو گیا ہوں تن ڈھانپنے کیلئے ایک کپڑے کی ضرورت ہے دے دیجئے ماں نے ایک کمبل دے دیا آپ نے کمبل کے دو ٹکڑے کیے ایک کا تہبند بنا لیا اور دوسرے کو اپنے اوپر ڈال لیا اور مدینے کی راہ لی۔ صبح صادق کے وقت مسجد نبوی میں پہنچ گئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے نماز کے بعد حضورؐ نے پوچھا کون ہو، کہا "آوارہ وطن ہوں جو یائے حق اور طالب خیر ہوں نام عبدالعزیٰ ہے" فرمایا "آج سے تمہارا نام عبداللہؓ اور لقب ذوالبجادین (دو چادروں والا) ہے تم ہمارے قریب ہی مسجد میں رہا کرو۔ یوں عبداللہؓ اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ نبی کریمؐ سے روز قرآن کی تعلیم حاصل کرتے اور دن بھر فرط مسرت اور ذوق و شوق سے اسکی تلاوت کرتے تھے ایک بار حضرت عمرؓ نے اعتراض کیا کہ لوگ تو نماز میں مشغول اور یہ اعرابی باآواز بلند قرآن پڑھنے میں مصروف ہے جو دوسروں کی نماز میں مزاحمت کا باعث ہے یہ سن کر سرکار دو عالمؐ نے فرمایا "عمرؓ اسے کچھ نہ کہو یہ تو اللہ اور اسکے رسول کی خاطر سب کچھ چھوڑ آیا ہے"۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ نے حضور اکرمؐ سے کہا یا رسول اللہؐ دعا کیجئے کہ میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں" آپؐ نے فرمایا "جاؤ کسی درخت کی چھال لے آؤ"۔ عبداللہؓ نے فوراً حکم کی تعمیل کی حضورؐ نے چھال کا وہ ٹکڑا انکے بازو پر باندھ دیا اور دعا کی۔ "الٰہی میں کافروں پر عبداللہؓ کا خون حرام کرتا ہوں" حضرت عبداللہؓ نے عرض کی "یا رسول اللہؐ میں تو شہادت کا متمنی ہوں"۔ ارشاد ہوا "جو مسلمان راہ خدا میں جہاد کی غرض سے نکلے اور کسی بیماری کی وجہ سے وفات پا جائے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ شہادت کا درجہ

باقی صفحہ ۲۴ پر

بے صدا ہو جائیگا یہ ساز ہستی ایک دن

محمد ضامن نظامی کراچی

مانا نہیں جس نے تجھ کو، جانا ہے ضرور
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ اگر آپ کی گھڑی بند ہونے لگے یا غلط وقت دینے لگے تو آپ گھڑی ساز کے پاس اسے لے جاتے ہیں اور اس کی مدد گھڑی کے لئے ضروری ہے۔

موٹر سائیکل میں خرابی ہو جائے تو میکینک کے لئے آپ مجبور ہیں۔ موٹر کا کوئی پرزہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے یا کام کرنا چھوڑ دے ہوائی جہاز۔ پانی کے جہاز۔ بجلی۔ ٹیلی فون یا کوئی بھی مشینری خراب ہو جائے تو بجز کاریگر یا مستری کی مدد کے اصلاح ممکن نہیں ہے؟

آپ کی عقل ذہانت علم و فضل رسائی فکر کی فلک پیمائی سب بیکار تاوقتیکہ کسی ماہر فن کی خدمات حاصل نہ کر لی جائیں۔ یہ روزمرہ کا تجربہ ہے اور اس کے ہم سب قائل ہیں۔

جب کہ یہ تمام انسانی ایجادات ہیں۔ عقل و ہنر سب انسانی ہیں پھر بھی ماہرین فن کے محتاج ہیں۔ کسی کو انکار کی گنجائش نہیں حقیقت سے انحراف کیسے ہو سکتا ہے۔

پھر جسم انسانی تو خالق کائنات کی کاریگری کا نمونہ ہے۔ اور حسن صنعت کا معجزہ ہے کہ جہاں تک انسانی ادراک اور بشری عقل پہنچ بھی نہ پائے اس صانع اعظم کی کاریگری میں دخل دینے کی ہمت جرأت کسی مخلوق میں یا تمام مخلوق

علاج بھی نہیں کر سکتی۔ جسم انسانی میں قدرتی نظام کا قائم کیا ہوا کوئی پرزہ بھی کم ہو تو کس کی مجال ہے کہ اسکو پورا اور مکمل کر سکے یا دخل دے سکے۔

مریض ہسپتال میں داخل ہے۔ حلق بند ہو گیا۔ پیاس سے تڑپ رہا ہے ایک گھونٹ پانی نہیں اتر سکتا۔ ڈاکٹر فوراً تدبیر کر دیتے ہیں نلکی کے ذریعے پانی اتارنا چاہتے ہیں۔ ناک کا سوراخ اور دیگر ذرائع سے پانی پہنچانا چاہتے ہیں لیکن جب مشیت الٰہی پانی بند کر دے تو کوئی دخل اندازی ہو نہیں سکتی اور مریض وہیں تمام عزیز دل اسپریہ آلات اور سب ساز و سامان کے ہوتے ہوئے بھی دم توڑ دیتا ہے۔

نادان انسان کیا زندگی اور صحت حکیم ڈاکٹروں دواؤں سرجری کے آلات کی محکوم ہے۔ شکایت طبیبوں کی کیوں کی جائے کہ اتنے مریض صحت یاب یا جانبر ہوئے اس کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ انسان کی زندگی ہے ہی کیا فقط ایک پانی کا بلبلہ۔ بقول شاعر

کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے
کسی کی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے
عجب سرائے ہے یہ دنیا کہ جہاں
کسی کا کوچ کسی کا مقام ہوتا ہے

جس کا وقت آجاتا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور اللہ جس کو شفا دیدے اُس کا موت کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔

جب مریض شفا پائے تو رب کریم کا شکر ادا کرو اور جب وقت آجائے تو یہ مصلحت رب ہے۔ انسان مجبور ہے اور ذات باری مختار ہے۔

شکر اس کا کرو کہ آخر اتنے مریض تو شفا یاب ہو گئے یہ محض اُسکی کی کریمی، ستاری ہے۔ جو سرجن یا ڈاکٹر حاذق الملک بنے نظر آرہے ہیں یہ بھی فضل رب ہے۔ ورنہ انسان کی دخل اندازی کیا حیثیت رکھتی ہے۔ سانس بھی انسان اُسی کے حکم سے لیتا ہے۔ سانس آنا بھی اُسی کے

باقی ص ۳۶ پر

یورپ کی بدحواسیاں

جانوروں کے کچھ مشہور مقدمات بھی یورپ کے قرون وسطیٰ کی تاریخ میں ہمیں ملتے ہیں۔ اس سلسلہ کا ایک دلچسپ اور مشہور واقعہ فرانس کے شہر اوٹون میں چوہوں کا ہے۔ جو پندرھویں صدی عیسوی میں پیش آیا۔ اس شہر کے چوہوں پر یہ الزام تھا کہ وہ سڑکوں پر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جس سے لوگوں کے آرام و سکون میں خلل پڑتا ہے۔ ساسانی نام کے ایک فرانسیسی وکیل نے چوہوں کا دفاع کرتے ہوئے ان کے لیئے عدالت سے مہلت طلب کی اس لیئے کہ بعض چوہے بہت چھوٹے تھے بعض ان میں بیمار تھے۔ اور کچھ بوڑھے ہو گئے تھے لہذا وہ وقت مقررہ پر حاضر نہ ہو سکے۔ اگر انہیں مہلت دے دی جائے تو وہ حاضر ہو سکتے ہیں۔ عدالت نے انہیں ایک معین مدت کے لیئے مہلت دے دی لیکن چوہے پھر بھی وقت مقررہ پر حاضر نہ ہو سکے۔ وکیل صفائی نے عدالت سے کہا کہ چوہے حاضر ہونے کے لیئے تیار ہیں لیکن وہ بلیوں سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں اس لیئے آپ کے حکم کی تعمیل سے قاصر ہیں۔ چیف جسٹس نے اس کا جواب یہ دیا کہ ملزمین کی زندگی کی ضمانت دینا ہمارا فرض ہے تو وکیل نے یہ تجویز پیش کی کہ عدالت شہر کی تمام بلیوں کو قید کر لینے کا حکم صادر کر دے۔ تاکہ چوہوں کا جلوس امن و سکون سے سڑکوں پر سے گزر سکے۔ عدالت نے وکیل کی اس تجویز سے اتفاق کیا اور فیصلہ صادر کیا کہ جس وقت چوہے عدالت میں حاضر ہوں اس وقت کتے اور بلیاں سڑکوں سے گزر نہیں سکتیں لیکن اہل شہر کی مخالفت کی وجہ سے عدالت نے مجبوراً یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ چوہوں کو حفاظت کے قانونی وسائل حاصل نہیں ہیں اس لیئے یہ بری کیے جاتے ہیں۔ چوہوں کے وکیل نے اس مقدمہ میں کامیابی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کی پتہ نہیں اس نے چوہوں سے اپنی فیس لی یا نہیں۔ ممکن ہے اس کے عوض میں ان سے یہ معاہدہ ہو گیا ہو کہ اب وہ اس کی کتابیں نہیں کتریں گے۔

قرون وسطیٰ میں پیش آنے والے اسی نوع کے واقعات میں ایک عجیب و غریب واقعہ وہ ہے جو ایک مرغ کے انڈہ دینے کی شکل میں آیا۔ سوئزرلینڈ کے شہر بال میں ۱۴۷۴ء میں ایک مرغ کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا گیا کہ اس نے انڈہ دیا ہے۔ جو اس وقت اہل یورپ کے نزدیک ایک سنگین جرم تھا۔ اس لیئے کہ جادوگر اپنے غلط مقاصد کے حصول کے لیئے مرغ کے انڈے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مالک کے لیئے مرغ عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس کے وکیل نے اس کی طرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے یہ کہا کہ مرغ پر ایک ایسے حادثہ کی ذمہ داری کیسے عائد ہو سکتی ہے جو اس کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ لیکن عدالت نے وکیل کی رائے سے اتفاق نہیں کیا اور مرغ کو پھانسی دینے کا فیصلہ صادر کیا۔ تاکہ یہ واقعہ دوسرے مرغوں کے لیئے باعث عبرت ہو۔

۱۴۹۵ء میں فرانس میں ایک دوسرا واقعہ پیش آیا جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے جانوروں کے مقدمہ کی

باقی ص ۳۷ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

وعدہ نبھانے کا عہد

حضورؐ کا ارشاد مبارک ہے جس کا ترجمہ نیچے بیان کر رہا ہوں۔ ترجمہ "جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں جو کوئی پابند عہد نہیں، اس کا کوئی دین نہیں"

میرا سوال پابندی عہد کے بارے میں ہے زید نے اسکول میں استاد سے وعدہ کیا کہ میں کام کل کر کے دکھا دوں گا۔ استاد نے اسے کل تک کی مہلت عنایت کر دی۔ اب زید مدرسہ سے باہر نکلا اور اس کا حادثہ ہو گیا۔ تو مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کیا کسی میں بھی زید اس فہرست میں تو شامل نہیں ہو جاتا جس کے بارے میں فرمایا کہ "اس کا کوئی دین نہیں جو پابند عہد نہیں"

(الف) وہ بہت بری طرح زخمی ہو جاتا ہے اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ یا

(ب) زید اس حادثہ کے نتیجے میں مر جاتا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک اور سوال پوچھنا ہے۔ اللہ اور حضورؐ نے والدین کے حقوق کے بارے میں بہت تاکید کی ہے اور قرآن میں تو صاف آیات نازل ہوئی ہیں۔ والدین کا حکم اس وقت تک ماننا فرض ہے جب تک کہ وہ خلاف شریعت نہ ہو۔ اب دونوں حدیثوں کو ایک جگہ رکھا جائے تو ایک سوال پہلی والی صورت کے بارے میں پیدا ہوتا ہے۔ زید نے جو وعدہ استاد سے کیا تھا یعنی کہ کام میں کل کر کے دکھا دوں گا۔ زید گھر آیا تو والد نے، یا والدہ نے یا دونوں نے اس کو ایسا حکم دیا جو خلاف شریعت بھی نہیں اور اگر زید والدین کا حکم مانتے ہوئے وہ کام کرتا ہے تو وہ اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں وہ وعدہ پورا کر کے والدین کے غصے کا نشانہ بنے یا والدین کا حکم مان کر ان لوگوں میں شامل ہو جائے جن کا کوئی دین نہیں۔ برائے مہربانی تفصیل سے مسئلے کا حل بتا کر شکریہ کا موقع عنایت کیجئے۔

جواب:- اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے وعدہ پورا نہ کیا جا سکے تو گناہ نہیں۔ والدین کے حکم کی تعمیل بھی عذر ہے۔ البتہ یہ مناسب ہے کہ والدین کو استاد سے کیا ہوا وعدہ بتا دیا جائے۔ اور ان سے اس کے پورا کرنے کی اجازت لے لی جائے۔ اگر وہ اس کا موقع نہ دیں تو معذور ہے۔ واللہ اعلم

چند سوالات

سوال:- مسئلہ یہ سنا جاتا ہے کہ نماز کے دوران شلوار ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہیے۔ اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جن لوگوں کی شلوار زیادہ نیچے ہوتی ہے وہ اسے اوپر چڑھا لیتے ہیں اور پھر نماز ادا کرتے ہیں لیکن ہماری مسجد کے ایک امام صاحب ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ کی شلوار نیچے ہے تو پھر ایسے اوپر نہ چڑھائیں ایسا کرنے سے نماز نہیں ہوتی اور اب ہم بھی نماز ان کے بتائے ہوئے طریقے سے پڑھتے ہیں۔ یعنی شلوار ٹخنوں پر پڑی رہتی ہے اور ہم نماز ادا کرتے ہیں ہمارے اس طرح نماز پڑھنے پر بہت سے لوگ اعتراض کرتے ہیں برائے کرم صحیح مسئلہ بتا کر رہنمائی کریں۔

جواب:- شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے اور حرام فعل کا ارتکاب نماز میں نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے نماز سے پہلے شلوار اوپر کر لینا ضروری ہے۔

سوال:- نماز پوری کرنے کے بعد تسبیح پڑھی جاتی ہے یعنی (سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر) لیکن میں اکثر یہ پڑھے بغیر دعا مانگ کر مسجد سے باہر آجاتا ہوں۔ برائے کرم تسبیح کی فضیلت بتائیں اور یہ بتائیں کہ کیا تسبیح نہ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب:- ان تسبیحات کی فضیلت "فضائل ذکر" میں دیکھ لیجئے۔ آپ اگر تسبیحات کے بغیر اٹھ جاتے ہیں تو بڑی فضیلت سے محروم رہتے ہیں گو نماز ہو جاتی ہے۔

سوال:- میں نے کہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ۱۰۰ رکعت نماز نفل کی ادا کروں گا میں کامیاب ہو گیا آپ یہ بتائیں کہ یہ ۱۰۰ رکعت نفل نماز کیلئے کوئی وقت ہے یا جب چاہے ادا کر لوں۔

جواب:- جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اور فجر اور عصر کے بعد بھی نہیں پڑھ سکتے۔

سوال:- قبر پر پھول چڑھانا، اگربتی جلا کر لگانا، پانی چھڑکنا۔ یا پھر اس پر پھول پودے یا بیل لگانا ان کے متعلق ہمارا مذہب کیا کہتا ہے! قبر پر پودے یا بیل لگانے کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ آپؐ قبرستان سے گذر رہے تھے آپؐ نے کسی قبر پر عذاب نازل ہوتے دیکھا تو درخت سے ایک ٹہنی توڑ کر اسے قبر پر لگا دیا، اسی طرح اس مردے پر عذاب کم ہو گیا

کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ حدیث صحیح ہے۔ پھول چڑھانا اگربتی جلانا تو غلط ہے، گھاس وغیرہ لگانے کا کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال:۔ کسی کی قبر پر جا کر چند سورتیں قرآن کریم کی پڑھنے کے بعد اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یا اللہ یہ جو قرآن کی سورتیں پڑھی گئی ہیں ان کا ثواب اس مُردے (مرنے والے) کو پہنچا اور اس کے عذاب میں کمی فرما۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اگر یہ غلط ہے تو پھر قبرستان جا کر کیا کرنا چاہیے۔

جواب:۔ قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا صحیح ہے

سوال:۔ قرآن کریم میں ۱۴ مقامات پر سجدے آتے ہیں اور میں اکثر دس بارہ روز کے بعد سجدہ کرتا ہوں کیا یہ طریقہ درست ہے؟

جواب:۔ سجدوں کی ادائیگی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے تاہم جب بھی ادا کر لئے جائیں ادا ہو جائیں گے۔

سوال:۔ شکرانے کی نماز کیلئے کوئی وقت مقرر ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے یعنی دو رکعت یا چار رکعت۔

سوال:۔ نہ وقت مقرر ہے نہ تعداد۔ مکروہ وقت نہیں ہونا چاہیے۔

سوال:۔ شادی پر نکاح سے پہلے دولہا دو رکعت نماز ادا کرتا ہے۔ یہ کون سی نماز ہوتی ہے اور اس کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟ مزید یہ کہ کیا یہ نماز ضروری ہے؟

جواب:۔ مجھے معلوم نہیں، جو پڑھتے ہیں ان سے پوچھئے

منت ماننا

غلام حیدر کراچی

سوال:۔ میں نے ایک مشکل وقت خدا کے حضور کامیابی کے لئے مبلغ ۱۱ روپے کی شیرینی مانی تھی۔ اب میں وہ رقم کسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا چاہتا ہوں آیا درست ہے یا مجھے مٹھائی وغیرہ لے کر تقسیم کرنی پڑے گی؟

جواب:۔ کسی محتاج کو اتنی رقم دے دی جائے۔

زبردستی شادی

سوال:۔ ایک دوست جس کی شادی کو ڈیڑھ ماہ ہو گیا ہے۔ اس نے جس لڑکی سے شادی کی زبردستی اس کے ماں باپ کو چکر میں پھنسا کر کی۔ لڑکی آخری دم تک انکار کرتی رہی مگر کسی نے اس کی ایک نہ سنی اور میرے دوست سے اس کی شادی کر دی۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈیڑھ مہینہ ہو گیا مگر ابھی تک دونوں میں ازدواجی تعلقات قائم نہیں ہوئے جو میاں بیوی میں ہوتے ہیں وہ دونوں سوتے بھی ایک ہی کمرے میں ہیں لڑکی میرے دوست سے شدید نفرت کرتی ہے۔ مگر اسے مجبوراً اکٹھے سونا پڑتا ہے پھر بھی ابھی دونوں نے میاں بیوی کا تعلق آپس میں قائم نہیں کیا۔ کسی نے بتایا کہ تین دن اگر میاں بیوی ساتھ رہیں اور اپنا تعلق قائم نہ کریں تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ آپ اس مسئلے کی نشاندہی فرمائیں کہ کیا ان دونوں کا نکاح برقرار ہے یا ٹوٹ چکا۔

جواب:۔ اگر لڑکی نے ماں باپ کے مجبور کرنے پر نکاح نامے پر دستخط کر دیئے تھے تو نکاح ہو گیا۔ اور میاں بیوی کے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے نکاح نہیں ٹوٹا اگر لڑکی راضی نہیں ہے تو شوہر کو چاہیے کہ اسکو طلاق دیکر آزاد کر دے۔

بکھرے موتی

مولانا منظور احمد الحسینی

ہر شی کی زکوٰۃ ہے اور عقل کی زکوٰۃ طوالت غم ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ہمیشہ مغموم رہا کرتے تھے۔ (حضرت فضیل)

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں، آپؒ نے پوچھا، کیا تیرا والد فوت ہو گیا ہے؟ اس شخص نے کہا ہاں۔ آپؒ نے فرمایا جو شخص والد کی وفات کے بعد بھی وعظ کا محتاج ہو، اسکو کوئی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی (حضرت فضیلؒ)

جس کا غصہ زیادہ ہے اسکے دوست کم ہیں، جس نے بدمعاش پر انعام کیا اس نے بدمعاش کی امداد کی جس نے کسی سے سوال کیا اس نے ذلت اٹھائی، جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے اسکی جہالت کو ترقی دی۔ جس نے بے وقوف کو علم پڑھایا اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی، جس نے ناشکر گزار پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔ (حضرت فضیلؒ)

علامت اُس معصیت کی جو بوجہ سزا ہوتی ہے عدم صبر ہے اور علامت اُس بلا کی جو بلندی درجات کے واسطے ہوتی ہے رضا و موافقت و طمانیت نفس ہے۔ (ابو الحسن خرقانیؒ)

اللہ تعالیٰ کے تمام نام بزرگ ہیں لیکن بندے کا سب سے بزرگ نام نیستی ہے۔ (ابوالحسن خرقانیؒ)

بوڑھے نے کہا، توبہ کرتا ہوں لیکن بہت دیر سے آیا ہوں فرمایا موت سے پہلے آجانا دیر نہیں ہے (حضرت شفیق بلخیؒ)

جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے جسکا ظاہر و باطن برابر ہے وہ عالم ہے اور جسکا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

ایک شخص نے وصیت چاہی تو فرمایا اگر یار چاہتا ہے تو تجھے خدائے عزوجل کافی ہے، اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن پاک کافی ہے اگر کام چاہتا ہے، تو عبادت کافی ہے اگر وعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے جو کچھ کہا گیا، اگر پسند نہیں تو تجھے دوزخ کافی ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

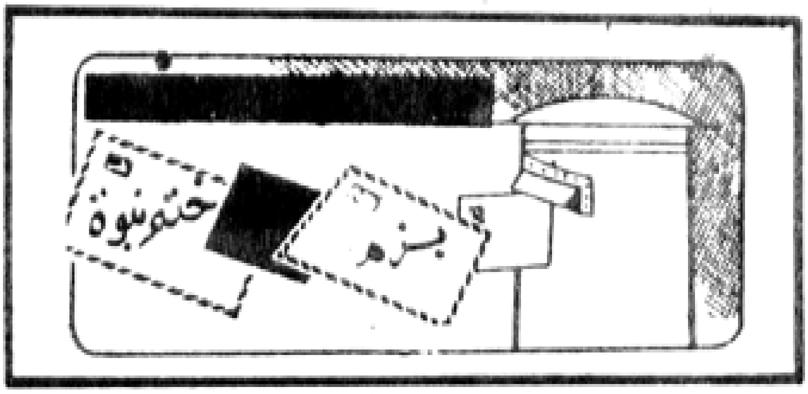

بے حیائی کا سیلاب روک تھام کیلئے چند تجاویز

مولوی فقیر محمد صدر انجمن نوجوانان اسلام فیصل آباد

وزیر اعظم جناب محمد خاں جونیجو کو چاہیے کہ وہ معاشرتی برائیوں کے سد باب کے لئے جلد از جلد مکمل اسلامی نظام نافذ کرائیں اور نوجوانوں کے اخلاق کے تحفظ کے پیش نظر وی سی آر اور بلیو پرنٹ فلموں پر مکمل پابندی لگائی جائے مارشل لاء حکومت کے دور میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے راہ ہموار کرنے کی کافی کوشش کی گئی ہے مگر تاحال قرآن و سنت پر مبنی اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکا اور معاشرتی برائیوں کی روک تھام کے لئے بھی موثر کاروائی نہیں کی گئی اصلاح معاشرہ کے لئے درج ذیل تجاویز وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں پیش ہیں وی سی آر پر مکمل پابندی عائد کی جائے اس کو فیس لے کر باضابطہ بنانے کا فیصلہ منسوخ کیا جائے کیونکہ وی سی آر کرایہ پر دینے کی وجہ سے گلی گلی کوچہ کوچہ عریاں فلموں کی بھرمار ہو گئی ہے اور کئی ارب روپے کی غیر ملکی بلیو پرنٹ نما وڈیو فلمیں پاکستان میں آچکی ہیں جس کی وجہ سے نوجوان نسل اخلاق باختہ ہو رہی ہے اور وی سی آر و فحش فلموں کی وبا دیہاتوں تک پھیل گئی ہے بیاہ شادی کے موقع پر وی سی آر کرایہ پر لے کر ساری ساری رات عریاں فلمیں دیکھی جاتی ہیں اور ٹورنگ ٹاکیز والے بھی دیہاتوں میں لوٹے چلا رہے ہیں جس کی وجہ سے ملک میں بے حیائی اور فحاشی کا ایک سیلاب آ گیا ہے جس کی فوری روک تھام کی جانی ضروری ہے ہیروئن اور دیگر منشیات کی روک تھام اور خاتمہ کے لئے سخت سزائیں تجویز کی جائیں اور اس کا کاروبار کرنے والوں کے لئے موت کی سزا مقرر کی جائے اگر اس سلسلہ میں اقدامات نہ کئے گئے تو نوجوان نسل وی سی آر کی فحاشی اور ہیروئن وغیرہ کے نشہ کے باعث گمراہی کے گڑھے میں چلی جائے گی اور جذبہ جہاد ختم ہو جائے گا۔ سرکاری سطح پر عورتوں مردوں کے مخلوط اجتماعات بند کر دیئے جائیں۔ بے پردگی کی روک تھام کے لئے ایران کی طرح قانون نافذ کیا جائے۔ سکولوں کالجوں میں مخلوط تعلیم اور غیر نصابی سرگرمیاں بند کر دی جائیں اور زنانہ تعلیمی اداروں کی سرگرمیوں کی تصاویر اخبارات میں شائع کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ کالجوں اور دیگر جگہوں پر نوجوان لڑکیوں کے ڈریس شو بند کئے جائیں۔ اخبارات رسائل میں غیر ملکی اور ملکی فلمی اداکار مردوں اور عورتوں کی رومانی داستانیں لکھنے اور ان کی بڑی بڑی رنگین تصاویر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے۔ تمام آرٹ کونسلوں کو بلا تاخیر توڑ دیا جائے۔ ٹیلی ویژن پر بے پردگی کو ہوا دینے اور نوجوان لڑکے لڑکیوں کو اپنی پسند کی شادی کی ترغیب دینے پر پابندی لگائی جائے نوجوان لڑکیوں کی ہاکی کرکٹ ٹیموں کے بیرونی ملکوں کے دورے پر پابندی برقرار رکھی جائے اور مردوں کے سامنے نوجوان لڑکیوں کو کھیل کھیلنے اور پریڈ کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔ زنانہ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو سادہ لباس زیب تن کرنے کی ہدایت کی جائے اور میک اپ کر کے تعلیمی اداروں میں آنے پر پابندی لگائی جائے۔ دوسرے ملکوں کے ساتھ ثقافتی طائفوں کے تبادلے بند کئے جائیں۔ موسیقی کا مضمون سکول کالج یونیورسٹی کے نصاب سے ختم کیا جائے۔ بیاہ شادی کے موقعہ پر لمبے شامیانے لگانے اور کئی اقسام کے کھانے پکانے اور ہزاروں لوگوں کو مدعو کرنے پر پابندی لگائی جائے۔ لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال بند کیا جائے۔ بسوں ویگنوں میں ہر قسم کی موسیقی ممنوع قرار دی جائے فرقہ واریت کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔ انعامی بانڈز اور ہلال احمر کی انعامی قرعہ اندازی کو ختم کیا جائے سینماؤں کی حدود کے باہر پبلسٹی بند کی جائے۔ ہر قسم کے اشتہارات میں عورتوں کی تصاویر کی اشاعت بند کر دی جائے۔

سوشل بائیکاٹ ہونا چاہیئے!

شمارہ نمبر ۲۱ یکم نومبر تا سات نومبر ۸۵ء ہفت روزہ ختم نبوت میں جناب ملک منظور الٰہی صاحب نے تجویز پیش کی ہے کہ مسلمان قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں ان سے میل ملاپ اور دوستی ختم کریں ان کے ساتھ کھانا پینا بند کریں۔ اور ان سے نہ سودا لیں۔ نہ ان کو اپنا سودا فروخت کریں۔

میں اس تجویز کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے سوشل بائیکاٹ کر کے قیامت کے دن شفاعت کے حق دار بنیں۔

مرزائی مطلب پرستی کیلئے تعلقات رکھتا ہے۔

صرف مرتد بنانے کے لئے مرزائی اتنا بے غیرت ہے کہ چھوکری اور لڑکی دونوں پیش کرتا ہے۔ ورنہ ان کا گرو گھنٹال کیا لکھتا ہے۔ ملاحظہ فرماویں اس کی تحریر ۱۹۱۷ میں بھی۔

دریں غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات ان کی غمی اور شادی کے معاملات میں نہ ہوں جب ان کے غم میں ہم نے شامل نہیں ہونا ہے تو پھر جنازہ کیسا (اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۳۰ ۱۹۱۶ء/۹-۱۸)

مسلمانوں کو اب جاگ جانا چاہیے۔ یہ یہودیوں کے ایجنٹ ہیں۔ کلیدی عہدوں پر فائز ہیں ملک کے راز اور کمزوریاں یہودیوں تک پہنچاتے ہیں۔

تمام مسلمان "مرزائیوں" سے بائیکاٹ کر کے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی ثبوت دیں۔ اور شفاعت کے حقدار بنیں۔ چار دن کی زندگی ہے۔ پھر قبر ہے۔ مولانا ظفر علی خانؒ کی نظم ملاحظہ فرما دیں۔

سنا ہے قادیان میں بانسری بجتی ہے گوکل کی
مگر ہر بانسری والا کنہیا ہو نہیں سکتا
یہ آساں ہے کہ بدلے جون اور بچھو بنے لیکن
کبھی بھی شہد کی مکھی سے "تتیا" ہو نہیں سکتا
اگر مکھ سے بھی وہ ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا آجائے
قیامت تک خر عیسیٰ گرتیا ہو نہیں سکتا
مجدد الف ثانی سے غلام احمد کو کیا نسبت
ثری کتنا بھی اونچا ہو ثریا ہو نہیں سکتا
برادر خواندگی کی شرط اگر ہے مرزائیت
قیامت تک بھی ہم سے تو عیاہو نہیں سکتا
سرشت مرد مومن کا بدلنا غیر ممکن ہے
بنفیل کا یہ پودا بھٹ کٹیا ہو نہیں سکتا
وطن کے پوجنے والو تعلق نوع انساں کا
تلاطم سے محبت کا تلیا ہو نہیں سکتا
جسے اسلام کی عزت پہ کٹ مرنا نہ آتا ہو
مسلمانوں کے بیڑے کا کھویا ہو نہیں سکتا
(محمد اقبال حیدرآباد)

معلوماتی اور انقلابی اداریہ

ہفت روزہ ختم نبوت پڑھا خاص کر ختم نبوت کا سوفی دیکھ کر انتہائی خوشی محسوس ہوئی۔ اس کے مضامین اور اخبار ختم نبوت انتہائی پسند آئے خاص کر اداریہ معلوماتی اور انقلابی ہوتا ہے۔ میں اس رسالے سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری دلی دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ صاحبان کو اس خدمت دین کے کام میں چاق و چوبند رکھے اور کامیابی نصیب فرمائے آمین

(یعقوب قائم خانی عمرکوٹ)

ینگ نیشنل کونسل پاکستان کا
ہفت روزہ ختم نبوت کو خراج تحسین
اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا حکومت سے مطالبہ

گذشتہ ہفتہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پڑھا پڑھ کر دل کو تسلی ہوئی کہ یہ رسالہ ایک اہم مشن انجام دے رہا ہے اس رسالے سے جہاں قادیانیوں کی سرکوبی ہو رہی ہے وہاں عام سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے باخبر کیا جا رہا ہے۔

ینگ نیشنل کونسل پاکستان کے اراکین محمد اقبال ایوبی مخدوم سید سجاد احمد گیلانی۔ مخدوم سید رمضان شاہ گیلانی۔ مخدوم سید ظفر حسین شاہ گیلانی۔ الحاج خالق داد خان۔ محمد غوث رضا علی خان۔ محمد سردار علی خان۔ خالد محمود خان ترین۔ محمد انور علی خان۔ الحاج الطاف حسین خان۔ سید شہزادہ کاکا گیلانی اور ملتان کے روحانی خاندان کی ممتاز شخصیت مخدوم سید میون شاہ گیلانی نے رسالہ ختم نبوت اور اس کی انتظامیہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اہم مشن میں کامیابی عطا فرمائے۔ ینگ نیشنل کونسل پاکستان نے ہفت روزہ ختم نبوت کی وساطت سے حکومت پاکستان اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور پاکستان کے چاروں صوبوں کے گورنر صاحبان سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو سرکاری ملازمتوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر غیر مسلموں کے لیئے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ جو کہ سراسر اس ملک اور اسلام کے لیئے ایک خطرہ ہے اس کے ساتھ یہ اسلام کو بلیک میل کر رہے ہیں ایک سچا مسلمان ہونے کی حیثیت سے تمام پاکستانیوں کا فرض بنتا ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا لین دین اور تعلقات ختم کیا جائے اور ان کے ناپاک ارادوں کی سرکوبی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم صدر پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی آرڈیننس پر مکمل طور سے عمل کروایا جائے۔ تاکہ قادیانیوں کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیابی نہ ہو جو وہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف کر رہے ہیں۔

آئی ایس ینگ نیشنل کونسل پاکستان مخدوم سید سجاد احمد گیلانی

بقیہ: مسخرے

خرابی پڑنے کا اندیشہ ہے آپ برہم ہوتے جاتے ہیں تو پھر مجھے کیونکر غصہ نہ آئے۔ کیونکہ میری تو نوبت ہی بگڑی جاتی ہے۔ آپ کی ساری شان و شوکت اور سارا جبروت سپہ سالاروں کے برتے پر ہے۔ اتفاقاً قاضی شریک سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ مہدی نے کہا قاضی صاحب آپ اس پیغمبر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ قبل اس کے قاضی شریک لب ہلائیں۔ اس شخص نے کہا آپ نے میرے بارے میں ان سے جو مشورہ لیا بھلا مجھ سے کیوں نہ لیا مشورہ؟ بولا میں اپنا فیصلہ انبیاء پر چھوڑتا ہوں جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ بس جو ان کا فیصلہ ہو اس پر عمل کیجئے۔ مہدی نے کہا تم کافر ہو۔ بولا تو بس قرآن میں بھی موجود ہے کہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ودع اذاھم (ترجمہ) تو تو کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کر ان کے تکلیف دینے کو چھوڑ دے اس لیئے آپ نہ میری پیروی کیجئے اور نہ مجھے ستایئے بلکہ مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ غریبوں اور مسکینوں کے پاس جاؤں جو کہ پیغمبروں کے پیرو ہوتے ہیں اور بادشاہوں اور جباروں کو میں بھی چھوڑ دوں جو کہ جہنم کے کندے ہیں۔ یہ سن کر مہدی ہنسا اور اسے آزاد کر دیا۔

ہمیں مسلمانوں سے ہر چیز میں اختلاف ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

(خطبہ جمعہ مرزا محمود۔ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۹ نمبر ۱۳ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

تم اپنے امتیازی نشانوں کو کیوں چھوڑتے ہو تم ایک برگزیدہ نبی (مرزا صاحب) کو مانتے ہو اور تمہارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں حضرت (مرزا صاحب) کے زمانہ میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی، غیر احمدی مل کر تبلیغ کریں مگر حضرت (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کرو گے کیا جو تمہیں خدا نے نشان دیئے جو انعام تم پر کیا وہ چھپاؤ گے۔

(تقریر مرزا محمود۔ اخبار بدر مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء، آئینہ صداقت ص ۵۳ مصنفہ مرزا محمود)

مسلمانوں سے الگ فرقہ

ان ہی دنوں میں سے ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اور خدا اپنے منہ سے اس فرقہ کی حمایت کے لیے ایک کرنا بجائے گا اور اس کرنا کی آواز پر ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھینچ آئے گا۔ بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں جو دوزخ کے بھرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمان مجھ سے الگ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا"

پھر ایک اور الہام ہے۔ جو اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۸ پر درج ہے اور وہ یہ ہے جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا

بولتی تحریریں عبد الرحمان یعقوب باوا

پڑھتا جا شرماتا جا

> گزشتہ قسط: [illegible] مرزائیوں نے [illegible] کے مسلم قبرستان میں دفن کر دیا، مسلمانوں کے احتجاج [illegible] — [illegible] جیسے ساتھ مسلمان [illegible] — [illegible] مسیح موعود [illegible] — [illegible] ان کی کتابوں کے اقتباسات [illegible] جا رہے ہیں۔ [illegible] مرکزی دفتر ملتان سے [illegible] جا سکتا ہے

اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

حکیم نور الدین کا بھی یہی عقیدہ تھا چنانچہ جب ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ مرزا کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں تو کہا کہ:۔

اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔

(دیکھو اخبار بدر نمبر ۲ جلد ۱۲ مورخہ جولائی ۱۹۱۲ء)

اب جبکہ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

(کلمۃ الفصل مصنف صاحبزادہ بشیر احمد صاحب قادیانی) (ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۲۹ نمبر ۳ جلد ۱۴)

نماز کی ممانعت

میرا مذہب وہی ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں۔ کہ کسی غیر صالح شخص کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں نماز نہ پڑھو۔

مرزا قادیانی الحکم قادیان ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف اور صریح الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ آپ کو خدا نے بتایا ہے کہ احمدیوں پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر و مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔ اگر کوئی احمدی ان تینوں قسم کے لوگوں میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ تو اس کے عمل حبط ہو جائیں گے اور اس کو پتہ بھی نہیں لگے گا۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۳۱ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

نہیں، نہیں، نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے۔ اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا۔ کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں جائز نہیں جائز نہیں۔

(انوار خلافت مجموعہ تقاریر میاں محمود خلیفہ قادیان ص ۸۹)

ہرگز نہیں

بہت سے غیر احمدی لوگ ہمارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ احمدی (قادیانی) ہرگز غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

(میاں محمود خلیفہ قادیان کا بیان اجلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶، ۲۹ جون ۱۹۲۲ء جلد ۹ ص ۱۰۱)

قادیانی صحافت

کے ایجابی اور سلبی تضادات

ڈاکٹر سبطین لکھنوی کے قلم سے

قادیانی صحافت

صحافت کے لحاظ سے ”ہفت روزہ“ لاہور، کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کا ہر شمارہ قادیانی علم بیان کے ایجابی تضاد، سلبی تضاد، اور تضاد ابہام کا ایک معلوماتی ذخیرہ ہوتا ہے۔ یار لوگ اس کے بین السطور اشاروں کنایوں اور استعاروں ہی سے قادیانی اجتماعیت کے الہامی عزائم کو سمجھنے کی استعداد پیدا کر لیتے ہیں۔

پچھلے دنوں سردار شوکت حیات خاں نے ایک اچھے خاصے مذہبی مشاعرے کا اہتمام کر ڈالا۔ مصرع طرح خود انہی کا تجویز کردہ تھا۔ اور وجہ یہ کہ قائد اعظم نہ مسلمان نہ تھے بلکہ مسلمانوں کے ایک وکیل تھے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۰ اگست ۸۵ء نے سردار صاحب کے اس مصرع پر گرہ لگائی کہ

اس جرم کی پاداش میں سردار صاحب کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے انہیں لاہور شہر میں پھرایا جائے

لاہور کے کسی ناصر احمد قادیانی کو اس مشاعرے کی خبر ملی تو وہ پورا دو غزلہ لکھ کر لے آئے اور مقطع میں ارشاد فرمایا کہ

میرا مطالبہ ہے کہ اس مطالبہ کو صرف سردار صاحب تک ہی محدود نہ کیا جائے۔ بلکہ ان تمام علما سوؤ (جن میں کانگریسی ملا۔ احراری اور دیگر نام نہاد اسلامی جماعتیں ہیں، جنہوں نے انگریز اور ہندوؤں کے ساتھ مل کر مطالبہ پاکستان اور بانی پاکستان کی ایڑی چوٹی کا زور لگا کر مخالفت کی........ ان سب کو بھی یہی سزا دی جائے جو کہ اس اخبار نے سردار صاحب کے لیے تجویز کی تھی یعنی ان سب کا منہ کالا کر کے گدھوں پر سوار کرا کے شہر بہ شہر پھرایا جائے تاکہ آئندہ سے کسی کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ کلمہ گو مسلمانوں کے خلاف کفر اور نامسلمانی کے فتوے جاری کر سکیں۔ نیز ہماری نئی نسل کو دشمنان پاکستان کی شکلیں تک حفظ ہو جائیں۔

ہفت روزہ ”لاہور“ نے ناصر احمد قادیانی کے اس دو غزلے کو مقطع سمیت شائع کر دیا اور قادیانی حضرات نے ہنر سے بدلا بدلا کے وہ داد رسائی کر زعم خوش اس مشاعرے کے بڑے بڑے شعراء کے چراغ گل ہو کر رہ گئے

ہے مضمون صفات تو کا قیامت سے بڑھ گیا۔

قامت کے آگے سر دفعات سے گزر گیا۔

ناصر احمد قادیانی کے اس دو غزلے نے ہمیں آج سے ۹۲ سال قبل کا ایک دو ہزار دھار ملک مشاعرہ یاد دلا دیا جو ۱۸۹۳ء میں مسلسل پندرہ ماہ تک قادیان اور امرتسر میں بلا اقساط نشر ہوتا رہا اس مشاعرے کے میرد تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائی پادری آتھم —— مرزا غلام احمد قادیانی نے آتھم کی موت کی پیشگوئی کا مقطع عرض کیا تھا کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر پیشگوئی جھوٹی نکلی، وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر مبنی ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ہر ایک سزا اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے مجھ کو پھانسی دی جائے ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں مگر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

بحوالہ کتاب جنگ مقدس صہ ۱۸۹/۱۸۸۔ مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

یار لوگ واہ واہ اور آہا ہا ہا کے سوا اور کر ہی کیا سکتے تھے۔ لیکن قادیانی حضرات چپکے پڑھ پڑھ کر ویران کنوئیں میں پھینکتے رہے۔ اس مشاعرے کا ڈراپ سین انتہائی دردناک تھا۔ مرزا صاحب کے مقطع کا مصرع ان کے ذہن سے ایسے الجھا کہ آتھم کی موت کی پیشین گوئی ایک معنوی بتیسی کی طرح نیچے آن گری۔

نواب محمد علی خان قادیانی مالیر کوٹلوی نے اس بتیسی کو اٹھاتے ہوئے ایک پیٹنٹ قسم کی گرہ لگائی اور ارشاد فرمایا کہ اب کیا یہ (آتھم کی موت کی) پیشگوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہو گئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح سالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔ میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ دوسری اگر کوئی تاویل ہو سکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیشگوئی کو سمجھنے میں غلطی ہو لڑکے کی پیشگوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا گیا۔ وہ مر گیا تو اس وقت بھی غلطی ہوئی۔ اب اس پیشین گوئی کے اصل مفہوم کے سمجھنے نے تو غضب ڈھا دیا۔

راقم محمد علی خان از مالیر کوٹلہ

مرزا غلام احمد قادیانی نے معنوی بتیسی کو اپنے جبڑے کے اندر فٹ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اور جو جانبداری کا قائل نہ ہوگا۔ تو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔ اور حلال زادہ نہیں۔ بعد ازاں پھر ایک مشاعرہ ہوا اور ۱۸۸۶ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مطلع اٹھایا ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہوا ہی تھا۔ تو کچھ غنودگی سی ہوئی۔ اور خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے یا اس کے حق میں ہماری جانب سے خیر و برکت ہوگا اور انحراف کیا تو مورد عتاب ہوگا۔ اور ہمارے قہر سے نہ بچ سکے گا

(۴) جب احمد بیگ نے توجہ نہ دی تو مرزا صاحب نے مرزا شیر علی بیگ کے نام ایک مرثیہ نو تصنیف کے مقطع میں ارشاد فرمایا کہ اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ یوں تو مجھے کسی لڑکی سے کیا غرض؟ کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا۔ اور جن کی لڑکی کے لیئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے اور وہی میری عزت کے پیاسے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیاہ کرے۔

(راقم خاکسار غلام احمد لدھیانہ اقبال گنج ۴ مئی ۱۸۹۱ء)

مرزا شیر علی بیگ نے یہ کہکر شاعرہ ختم کر دیا کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں تو خدا لگتی کہنا ہوں کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے؟ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع الامراض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ کذاب کے کان بھی کترتا (یعنی مسیلمہ کذاب کی طرح نبوت کا جھوٹا مدعی ہوتا ملا مؤلف) تو آپ رشتہ دیتے؟ خاکسار شیر علی بیگ ۴ مئی ۱۸۹۱ء مجرم۔

(۱) نواب محمد علی خاں کا خط بنام مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ کتاب آئینہ حق نما صفحہ ۱۰۰/۱۰۱ مرتبہ یعقوب علی عرفانی قادیانی۔

(۲) کتاب انوار الاسلام صفحہ ۳۰ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی کا خط احمد بیگ کے نام مندرجہ رسالہ۔ نوشتہ غیب مؤلف ایم ایس خالد وزیر آبادی صفحہ ۱۰۰/۱۰۱۔

اب امت مسلمہ کا مطالبہ یہ ہے کہ آتھم بہرا نے بادیہ میں نہیں ڈالا گیا۔ اور محمدی بیگم کا نکاح بھی دوسری جگہ کر دیا گیا۔ اس لیئے مرزا صاحب کے یہ مطالبات کے جھوٹے ہونے کی حالت میں ذلیل کیا جائے ان کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔ خداوند تعالیٰ کی طرف سے روسیاہ اور خوار کیا جائے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ سارے مطالبات مرزا طاہر احمد کو پورے کرنے چاہئیں۔ تاکہ ہماری نسل کو چودھویں صدی کے مسیلمہ پنجاب اور اس کی اولاد اور اس کی امت کا ذبہ کی شکلیں تک حفظ ہو جائیں۔ اور انہیں پتہ چل جائے کہ یہی وہ دشمنان ختم نبوت تھے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو نیست و نابود کرنے کے لیئے ہندوؤں کو یقین دلاتے رہے کہ ہم چار لاکھ احمدی (قادیانی) صفائے قلب کے ساتھ ہاتھ بٹانے کو تیار ہیں۔ اگر آپ شرائط مندرجہ پر کاربند ہونے کو تیار ہیں

اور انگریزوں کے بارے میں یہ کہتے رہے کہ

فخر اور شرم حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے فخر یہ لکھا کہ میری کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں میں نے گورنمنٹ برطانیہ کی تائید نہ کی ہو مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے غیروں سے نہیں بلکہ احمدیوں (قادیانیوں) کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں انہیں احمدی

باقی صفحہ ۳۷ پر

قادیانی وکیل کے بھونڈے اعتراضات کا
ستھرا جواب

تحریر: انور محمد قریشی لاہور

قادیانیوں کے بارے میں تعزیرات پاکستان میں جب ترمیم کی گئی تھی اس سے کچھ عرصہ قبل الفضل کی طرف ایک کتابچہ "اک حرف ناصحانہ" وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا تھا۔ انہی دنوں جناب انور محمد قریشی صاحب ایڈووکیٹ نے اس کتابچہ کے جواب میں ایک مختصر مضمون "ہوشیار باش" کے عنوان سے لکھا جو ایک اخبار میں شائع ہوا۔ اس مضمون کے فوٹو سٹیٹ بھی تقسیم کیے گئے تھے اور دو ورقہ کی شکل میں چھاپ کر بھی کافی تعداد میں تقسیم کیا گیا تھا۔ بعد میں صدیقی ٹرسٹ کراچی نے اس مضمون کو "قادیانی غیر مسلم کیوں؟" کے عنوان سے پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا۔ مذکورہ مضمون کو جناب قریشی صاحب کے ایک دوست نے لاہور کے ایک قادیانی وکیل کی خدمت میں پیش کیا۔ اس قادیانی وکیل نے کافی تاخیر سے گذشتہ ماہ اس مضمون پر تبصرہ اسی دوست کے ذریعے جنہوں نے وہ مضمون انہیں پہنچایا تھا، قریشی صاحب کو بھیجا، جس کا قریشی صاحب نے جواب دیا، وہ جواب قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے ———— ادارہ

مکرمی جناب!

سلام علیٰ من تبع الہدیٰ، مزاج شریف

مجھے ایک دوست کے ذریعے آپ کے وہ COMMENTS مل گئے ہیں۔ جو آپ نے میرے مضمون "ہوشیار باش" پر لکھے ہیں۔ اس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری کاوش کو اپنے تبصرہ کے قابل سمجھا۔

میں اپنا فرض اور آپ کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کروں گا اگر میں آپ کے COMMENTS پر اپنی گذارشات آپ کے گوش گزار نہ کروں۔ چنانچہ جس ترتیب سے آپ نے COMMENTS دیئے ہیں اسی ترتیب سے اپنی گذارشات پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

سب سے پہلی بات جو آپ نے ارشاد فرمائی ہے۔ وہ آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

دھوکہ کی روائت یا روایات

اس لفظ کے استعمال سے ظاہر ہوتا ہے "کہ قادیانیوں کے دھوکہ دینے کے واقعات کا ایک تسلسل ہے۔ جس کی صورت انفرادی اور اجتماعی دونوں ہو سکتی ہیں۔ یا اہل صاحب تحریر کا ذہن صاف نہیں ہے۔"

اس سے آگے عربی کی عبارت ہے جسے میں سمجھ نہیں سکا

جناب عالی! میرا ذہن بالکل صاف ہے۔ دھوکہ دینے کا واقعی تسلسل ہے اس موضوع پر کافی مواد مہیا کر سکتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک مرزا غلام احمد ایسا شخص ہے جس نے اپنے کیرئیر کا آغاز ہی لوگوں کو دھوکہ دینے سے کیا تھا اور اگر میں یہ ثابت کر دوں تو مجھے توقع ہے کہ آپ کی تسلی ہو جائے گی۔

آپ مرزا غلام احمد کی کتاب "براہین احمدیہ" حصہ اول کے صفحہ ۹۲ کی درج ذیل عبارت کا غور سے مطالعہ کریں۔

"ہم صد طرح کا فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا۔ اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ روشن تر دکھلایا گیا۔"

اس عبارت میں صیغہ ماضی استعمال کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ "کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور عقلی دلائل" پیش کیے جا چکے ہیں۔ چنانچہ ہم آگے چلتے ہیں اور اب آپ اسی کتاب کے صفحہ ۹۶ کی آخری سطر کو پڑھنا شروع کر دیجئے۔

"ہم نے کتاب براہین احمدیہ جو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے۔ بغرض اثبات حقانیت قرآن شریف جس سے یہ نوک بکمال ثروت مونہہ پھیرے ہے، تالیف کیا ہے"

دیکھ لیجئے اس جگہ بھی صیغہ ماضی ہی ہے کہ کتاب مذکورہ میں تین صد دلائل قطعیہ عقلیہ پیش کیے جا چکے ہیں۔ چنانچہ آپ اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں تو آپ کو صفحہ ۹۶ پر درج ذیل عبارت ملے گی۔

"اب ہر ایک مومن کے لیے خیال کرنے کا مقام ہے کہ کس کتاب کے ذریعے تین سو دلائل عقلی حقیقت قرآن شریف پر شائع ہو گئیں"

آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ یہاں بھی صیغہ ماضی ہی استعمال کیا گیا ہے کہ کتاب مذکورہ میں تین صد دلائل شائع کر دیئے گئے ہیں۔ آپ خاطر جمع رکھیں اور مطالعہ جاری رکھیں اور جب صفحہ ۱۲۹ آئے گا تو وہاں آپ کو درج ذیل عبارت ملے گی۔

"دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیقت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے۔"

باقی ص۲۵ پر

تحریر: مولا بخش کشتہ

فتح اسلام

قسط ۴

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

اجلاس اول (۲۰ مارچ) اتوار صبح ۸ بجے

جناب حافظ محمد طاہر صاحب نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ بابو پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر و سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور نے اپنی مطبوعہ تقریر "اثبات حیات مسیح" پڑھی۔ اور بہت سی کاپیاں جلسہ میں تقسیم کیں تقریر دلچسپی سے سنی گئی اور پڑھی گئی ان کے بعد

مولانا ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تقریر کرتے ہوئے الفضل کا یہ شعر پڑھا جس میں قادیان کو مکہ بتایا ہے سہ

منظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں ناشد شمار قادیاں

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے قادیان کو مکہ بنانے پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک مرزائی اخبار کا ایسا کہنا غلط ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب تو لکھتے ہیں۔ خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ پس شاعر کو یہ کہنا چاہیئے تھا۔ حقا فرود آمد خدا۔ قادیان کیا ہے۔ القادیان۔ ماالقادیان۔ وما ادراک ماالقادیان

مرزا صاحب صفحہ ۷۶ ازالہ اوہام پر لکھتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا۔ کہ میں قرآن مجید پڑھ رہا ہوں۔ کشفی طور پر میں نے دیکھا۔ کہ میرے بھائی غلام قادر میرے پاس بیٹھ کر قرآن پڑھ رہے ہیں۔ انا انزلناہ قریبًا من القادیان۔ میں نے دیکھا قرآن کے نصف پر دائیں طرف یہ عبارت لکھی ہے۔ اور سمجھا کہ قرآن میں درج ہے۔ اور کہا کہ مکہ اور مدینہ اور قادیان کا اعزاز سے ذکر کیا گیا ہے۔

مرزا جی فرماتے ہیں (دافع البلاء صفحہ ۱۰) گو ۷۰ برس تک طاعون دنیا میں رہے قادیان کو خدا محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ وہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے وغیرہ۔ اس کے بعد مولانا نے قادیان میں دو چار دفعہ آنے کا مختصر ذکر کیا۔ اور الحکم قادیان ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء کے حوالے سے بتایا۔ کہ اس میں مرزا صاحب کی منظوری ہے۔ اور مولوی عبدالکریم کی قلم سے چھپتا ہے۔ کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ پیسہ اخبار نے اسکی تضحیک کی تھی کہ یہ بچوں کی بات ہے۔ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ یقینی بات ہے۔ کہ خدا نے اس گاؤں کو طاعون سے بچالیا۔ مرزا جی نے لمبی چوڑی عبارت میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گی۔ یہ بات ایک رسول خدا کی طرف سے ہے۔

یہ وحی ایسی ہی ہے "جیسی قرآن کریم کی وحی"۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میری وجہ سے قادیان کے دوسرے لوگوں کو بھی خدا نے اپنے سایۂ شفاعت میں لے لیا ہے۔ یہ شان رسول ہے۔ کہ جب تو مکہ میں ہے تو عذاب نازل نہ کریں گے۔ بار بار فرماتے ہیں۔ کہ جہاں ایک بھی راست باز ہوگا۔ خدا اس مقام کو بچائے گا۔ اب فیصلہ سن لو سہ

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

قادیان کے باشندو تم خود گواہی دے سکتے ہو کہ تمہارے قصبہ میں طاعون آیا یا نہیں۔ مجھے تو معلوم ہے کہ ۲۵ سو کی آبادی میں سے ۳۰۴ سو سے زیادہ قادیانی میں طاعون سے مرگئے۔ میں نے تو انتظام کر رکھا تھا کہ ان دنوں اموات و پیدائش کا پرچہ منگوایا کرتا تھا اور دیکھ لیا کرتا تھا۔ حاضرین نے آواز دی کہ ۲۵ تک روزانہ یہاں اموات ہو چکی ہیں۔ اور سنیئے جب یہاں کیفیت آئی تو اخبار بدر نے چھاپا کہ طاعون جو چوہڑوں میں ہے اوروں میں نہیں سہ

عالم بجنت یکطرف خسرو بے چارہ یکطرف
وہ خدا تو اپنی حکمتیں خوب جانتا ہے

سنو مرزا صاحب کا چچازاد بھائی مرزا نظام الدین مجھے امرتسر میں ملا۔ میرے استفسار پر اس نے کہا۔ کہ جب مرزا صاحب نے کہا کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گا تو ہم نے اسی وقت سمجھ لیا۔ کہ ضرور آئے گا۔ اس کو بھی چھوڑ یئے۔ ملاحظہ فرمایئے مرزا قادیانی کی حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴ میں لکھتے ہیں۔ "پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا شریف احمد لڑکا بیمار ہوا"۔

اس وقت مدرسہ بند کر دیا گیا۔ مرزا قادیانی چھت پر مسافر سے ملاقات کرتے۔ اور ملاقات سے پہلے دریافت کر لیتے کہ وہ طاعونی مقام سے تو نہیں آیا۔ اگر طاعونی مقام کا ہوتا۔ تو ملاقات نہ کرتے۔

ایک بزرگ نے شہادت دی کہ میں ایک طاعون زدہ مقام سے قادیان کو دارالامان سمجھ کر بچاؤ کی خاطر آیا۔ مگر یہاں آکر سارا کنبہ لقمۂ اجل بن بیٹھا۔ فقط ایک بچہ رہا۔ مولانا صاحب نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مرزا جی کا قول ہے "ایک دفعہ کس قدر شدت کے ساتھ طاعون پڑا۔ ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جبکہ قادیان میں زور

باقی ص ۲۵ پر

آخر انگریزوں نے غدار تلاش کر لیا

تحریر: محمد فیاض

ہزاروں صفحات پر پھیلی ہوئی تاریخ اسلام ہمیں یہ بتانے سے قاصر ہے کہ ایسا کوئی دور نہیں گذرا، جس میں مسلمانوں اور نصرانیوں کی آپس میں معرکہ آرائی نہ ہوئی ہو، ہر دور میں عیسائیوں نے مسلمانوں کی بھرپور مخالفت کی اور مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی، مگر اسلامی طاقت کے بہتے اور بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے ان کی ایک نہ چلی، اور تلاطم خیز موجوں کے سامنے وہ نہ ٹھہر سکے، جب نصرانیوں نے دیکھا کہ ہم بذریعہ تلوار مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور ہر دفعہ ذلت و رسوائی کا طوق گلے میں ڈالنا پڑتا ہے تو عیسائیوں نے پرانے زخموں اور شکستوں کا انتقام لینے کی خاطر مسلمانوں کے بھیس میں چھپے ہوئے زر پرست پیدا کر کے مسلمانوں کے خلاف ان سے کام لینا شروع کر دیا، انہی معرکہ آرائیوں اور چپقلشوں کا دور اس وقت ہندوستان میں شروع ہوا جب ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ناکام ہو گئی، دشمنان اسلام کے متحدہ محاذ نے مسلمانوں کی حکومت چھین لی، اور مسلمان ہی مسند خلافت کے نیچے دب گئے، جس مسند پر وہ سینکڑوں سال حکمرانی کرتے رہے، مسلمانوں پر ہر طرح کے مظالم ڈھائے جانے لگے، مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا، ان دنوں مسلمانوں میں ذہنی بے چینی عروج پر تھی، اس لیے انگریزوں نے موقع غنیمت جان کر مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کی اپنی پوری صلاحیت صرف کر دی، مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے عیسائی پادریوں نے مسیحیت کی تبلیغ شروع کر دی، اس نازک موقع پر علمائے حق نے ہر مقام پر ان کا مقابلہ کیا، عیسائی پادریوں سے کئی مناظرے کیے اور انہیں شکست دی، مگر مسلمان عام طور پر یاس و ناامیدی کے دریا میں غوطہ زن تھے، لوگ جنگ آزادی کی جدوجہد کے انجام اور مختلف تحریکوں کی ناکامی کو دیکھ کر مایوس ہو چکے تھے۔ اس بے چینی و کشمکش کا زیادہ تر اظہار پنجاب میں کیا جا رہا تھا جو ضعیف الاعتقادی اور دینی ناواقفیت کا خاص مرکز تھا، ہر علاقہ اسّی سال تک مسلسل حکومت کے مصائب برداشت کر چکا تھا، اسی لیے پنجاب کے لوگوں کے عقائد میں تزلزل اور دینی حمیت میں خاصا ضعف آ چکا تھا، وہاں پر اسلامی زندگی اور معاشرے کی بنیادیں کمزور ہو چکی تھیں مگر انگریز اتنے مظالم ڈھانے کے باوجود بھی مسلمانوں سے خوفزدہ رہتے تھے، انہیں ایک سو برس برصغیر میں رہ کر اندازہ ہو چکا تھا، کہ مسلمانوں کے لیے جہاد جسم میں روح کا درجہ رکھتا ہے، جہاد کا شوق ہر وقت ان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، انگریزوں کے نزدیک مسلمانوں کی یہی فطرت اور مزاج خطرناک تھا وہ جانتے تھے کہ مسلمان ہمارے تشدد کے ذریعے محکوم تو ہو گئے ہیں مگر ان کے قلوب ابھی تک ہماری حکمرانی سے آزاد ہیں، انہیں موت سے عشق ہے اس لیے یہ کسی وقت بھی ہمارے لیے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں، انگریزوں کی پریشانی کا اندازہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی کتاب OUR INDIAN MUSSALMANS سے ہو سکتا ہے اس نے واضح طور پر لکھا مسلمانوں میں جہاد کا تصور ان کی سلطنت کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے، برٹش حکومت نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ مسلمانوں سے جذبہ جہاد ظلم و تشدد سے ختم نہیں ہو سکتا، اس لیے کوئی دوسری تدبیر سوچنی چاہیے کیونکہ انگریز مسلمانوں کے اس جذبہ جہاد کو ختم کر کے ہندوستان پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حکومت کا خواب دیکھ رہا تھا، اس سلسلے میں انگلستان کی حکومت نے ۱۸۶۹ء میں ایک وفد ہندوستان روانہ کیا، جس کے سپرد یہ کام تھا کہ

اسلام آباد، وزارت مذہبی امور نے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کی تردید کی ہے جن میں سرکاری ذرائع سے یہ کہا گیا ہے کہ مارشل لا کے خاتمے کے ساتھ ہی قادیانیوں پر اذان دینے کی پابندی اب برقرار نہیں رہی ہے۔ ترجمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ مندرجہ بالا پابندی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ بی اور ۲۹۸۔ سی کے تحت لگائی گئی تھی جو کہ بدستور نافذ العمل ہے۔ (جنگ کراچی)

مسلمانوں کے اندر انگریزوں کی وفاداری کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے اس وفد نے واپس انگلستان جا کر THE ARRIVAL OF BRITISH EMPIRE IN INDIA کے عنوان سے رپورٹ لکھی، انہوں نے تحریر کیا ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے، اگر اس وقت بھی کوئی آدمی مل جائے جو APISTLIC PROPHET ہونے کا روپ دھار لے تو اس شخص کی جھوٹی نبوت کو حکومت کے زیر سایہ پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لئے مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ تخلیص۔ مسلمانوں کی ترقی کے لئے ہمیشہ غداروں نے اہم رول ادا کیا، اور مسلمانوں کو قعر مذلت میں دھکیلنے کے لئے ہر دور میں دشمنان اسلام کی مدد کی، دشمنان اسلام مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ زور بازو سے کبھی نہیں لڑے۔ اور نہ ہی وہ لڑ سکتے تھے اس لئے انہوں نے غداروں کے ذریعے مسلمانوں کو شکست دی۔ نصرانیوں نے اندلس میں موسیٰ ابن غسان کو شکست دینے کے لئے ابو داؤد جیسے غدار سے کام لے کر اندلس کو تباہ کیا اور پھر اسلام کے شیدائی ٹیپو سلطان کو شکست دینے کے لئے میر جعفر کو خرید لیا، پھر عیسائیوں نے انیسویں صدی میں برطانوی حکومت مفادات کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا، برطانوی انٹیلی جنس کے مطابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لئے طلب کیا، جن میں مرزا نبوت کے لئے منتخب کئے گئے مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں ایک معمولی عہدہ پر چار سال تک ملازم رہے۔ جب اس کا انتخاب جھوٹی نبوت کے لئے ہوا تو اس نے سیالکوٹ کے پادری مسٹر بٹلر ایم اے سے ملنا جلنا شروع کر دیا، اور زیادہ وقت اس کا مسٹر کے ساتھ گذرنے لگا، تھوڑے عرصے کے بعد بٹلر واپس ولایت چلا گیا، اور مرزا قادیانی بھی ملازمت کو خیرباد کہہ کر قادیان چلے گئے، مرزا کی جائے ولادت یعنی پنجاب کے حالات بہت خراب تھے لوگوں پر مایوسی کے ابر چھائے ہوئے تھے۔ لوگوں کی بڑی تعداد کسی مرد غیب کی منتظر تھی، اس لئے مرزا قادیانی کے الہامات کے لئے یہ ماحول اور فضا مفید ثابت ہوئی۔ انگریزوں کی خوشنودی کے لئے مرزا نے اپنی جھوٹی نبوت کے لئے زمین ہموار کرنا شروع کر دی، مرزا ... کی پہلی تصنیف براہین احمدیہ ۵۴۲ صفحات پر مشتمل چار حصوں میں ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک مکمل ہو کر منظر عام

باقی ص ۲۵ پر

نبوت کا دعویٰ کرنے والے مسخرے

قمر تبسم کنزی

ایک شخص نے ایک بار بصرے میں پیغمبری کا دعویٰ کیا لوگ اسے پکڑ کے حاکم بصرہ سلیمان بن علی کے پاس لے گئے سلیمان نے صورت دیکھتے ہی کہا۔ تم خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو؟ بولا جی۔ مگر اس وقت تو قیدی ہوں پوچھا کم بخت تجھے کس نے نبی بنایا؟ بولا بھلا پیغمبروں کے ساتھ ایسی ہی تہذیب کے ساتھ گفتگو کی جاتی ہے؟ اے بے عقیدہ شخص اگر میں گرفتار نہ ہوتا تو جبرئیل کو حکم دیتا کہ تم سب کو ہلاک کر ڈالیں۔ مگر کیا کروں قید میں ہوں سلیمان نے پوچھا کیا قیدی کی دعا قبول نہیں ہوتی؟ بولا انبیاء کا تو معمول ہے کہ جب تک قید میں رہتے ہیں ان کی دعا آسمان پر نہیں جاتی سلیمان کو اس پر ہنسی آگئی اور کہا اچھا میں تمہیں چھوڑے دیتا ہوں آزاد ہونے کے بعد تم جبرئیل کو حکم دو اور اگر انہوں نے تمہارے کہنے پر عمل کیا تو ہم سب تم پر ایمان لے آئیں گے۔ یہ سن کر بولا خدا سچ فرماتا ہے کہ جب تک لوگ عذاب کو نہ دیکھ لیں ایمان نہ لائیں گے یہ سن کر سلیمان بہت ہنسا پھر اس سے کہا جاؤ اپنا کام کرو اور اسے چھوڑ دیا۔

مامون کے عہد میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور اس خصوصیت کے ساتھ کہ میں ہی ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ جب وہ مامون کے سامنے پیش کیا گیا تو اس وقت ثمامہ بن اشرس مامون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ مامون نے اس مدعی نبوت کی کیفیت سنا کر کہا۔ میں نے ایسا جری شخص نہیں دیکھا جو خدا پر بھی تہمت لگائے۔ ثمامہ نے کہا اگر اجازت ہو تو میں اس سے گفتگو کروں۔ مامون نے اجازت دی اور ثمامہ نے کہا کہ اے شخص حضرت ابراہیمؑ کے پاس تو نبوت کی دلیلیں تھیں۔ تمہارے پاس کونسی دلیل ہے۔ پوچھا ابراہیم کے پاس کونسی دلیلیں تھیں۔ ثمامہ نے کہا آگ جلائی گئی اور وہ اس میں ڈال دیئے گئے مگر آگ ان کے لئے ٹھنڈی اور آرام دہ ہوگئی۔ تو ہم تمہارے لئے آگ جلواتے ہیں اور اس میں تم کو ڈال دیں گے۔ اگر تمہارے لئے بھی آگ ویسی ہی ثابت ہوئی تو ہم ایمان لے آئیں گے، یہ سن کے وہ بولا یہ زیادہ مشکل ہے اس سے کوئی آسان صورت بتاؤ۔ ثمامہ نے کہا تو حضرت موسیٰ کی طرح دلائل نبوت پیش کرو اس نے پوچھا ان کے دلائل کیا تھے۔ کہا کہ ان کے پاس ایک عصا تھا جب اسے زمین پر ڈال دیتے تو وہ اژدھا بن جاتا تھا اور اسی عصا کو مار کے انہوں نے سمندر ٹھہرا دیا تھا وہ بولا اس سے بھی آسان صورت نکالو کہا تو حضرت عیسیٰ کے دلائل ہی۔ پوچھا وہ کیا تھے کہا مردوں کو زندہ اور اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے تھے بولا یہ تو سب پر قیامت ہے۔ ثمامہ نے کہا پھر کوئی دلیل نبوت تو ہونی چاہئیے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے میں نے جبرئیل سے کہہ دیا تھا کہ مجھے شیطانوں کے پاس بھیجتے تو ہو کوئی دلیل دو تاکہ اسے پیش کروں۔ اس پر جبرئیل بگڑے خفا ہوئے اور کہا تم نے خود ہی برائی سے اپنے کام کی ابتدا کی جا کے دیکھو تو لوگ کیا کہتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر ثمامہ نے مامون سے کہا امیر المومنین اس کا دماغ بگڑا ہوا ہے اور میرے خیال میں تو مجنوں ہے۔ مامون نے کہا ہاں میں بھی ایسا خیال کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اسے نکلوا دیا۔

ایک شخص ادعائے نبوت کا مجرم بن کر خلیفہ مہدی کے سامنے آیا۔ مہدی نے اس کی صورت دیکھ کر پوچھا تم کب معبوث ہوئے؟ بولا آپ کو تاریخ سے کیا تعلق؟ مہدی نے پوچھا تمہیں کہاں نبوت ملی؟ بولا خدا کے یہاں تو ایسی باتیں پوچھی جا رہی ہیں جن کو نبوت سے کوئی علاقہ نہیں اگر آپ میری نبوت مانتے ہوں تو میں جو کچھ کہوں اسے مانیئے اور پیروی کیجیئے اور اگر آپ مجھے جھوٹا سمجھتے ہوں تو اپنے گھر خوش رہیئے۔ اور مجھے چھوڑ دیجیئے کہ میں اپنا راستہ لوں مہدی بولا چھوڑ کیونکر دوں؟ اس لئے کہ تمہاری وجہ سے دین میں فساد نہ پڑے۔ یہ سن کر وہ شخص بولا بڑے تعجب کی بات ہے جب اپنے دین کی

باقی ص ۱۰ پر

بقیہ: آخر غدار تلاش کر لیا

پڑائی۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کی تالیف سیرۃ احمد کے مطابق اس کو ماموریت کا تاریخی الہام مارچ ۱۸۸۲ء میں ہوا۔ اس سے پہلے اس نے ۱۸۸۴ء میں ملہم من اللہ کا اعلان کیا، دسمبر میں ۱۸۸۸ء میں اعلان کیا کہ اللہ کی طرف سے وہ بیعت لینے کے لیے آئے ہیں، ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود بن بیٹھے مرزا انگریزوں کی رضا کا حق ادا کرتا ہی گیا اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کی دہلیز بھی پار کر گیا، ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی نے کرشن ہونے کا اعلان کر دیا۔ مرزا قادیانی ان چاروں نکات کا مرکب بن کر منظر عام پر آئے، جو انگریزوں نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد سلب کرنے کے لیے تیار کیے تھے. مرزا قادیانی نے ایک نیا روپ دھار کر انگریزوں کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کو اپنے جھوٹے الہامات سے مغلوب کرنا شروع کر دیا ایک طرف مرزا قادیانی خود مسلمانوں کو جہاد سے دور رکھنے کی کوشش کر رہے تھے، تو دوسری طرف دوسرے مذاہب کے خلاف گندی زبان استعمال کر کے انہیں بھی مسلمانوں کے خلاف کر دیا مرزا نے خود کو مسلمان ثابت کر کے یہ سب کچھ کیا جس کے جواب میں دوسرے مذاہب نے حضور اکرمؐ اور قرآن مجید کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی، مرزا انگریزوں کی انگشت پر ناچ رہے تھے اور انگریزوں کے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کام کر رہے تھے، مرزا کی ترکش سے نکلے ہوئے تیر خالی نہیں گئے اور اسے شروع سے ہی کامیابی ہوئی، جب مسلمان ہندو دھرم اور عیسائی مذہب سے نبرد آزما ہو گئے، محاذ کا رخ پلٹ گیا، مرزا کی منافقت سے مسلمانوں کا ذہن مختلف محاذوں پر بٹ گیا۔

بقیہ: فتح اسلام

تھا۔ اللہ اکبر کس قدر شدت۔ اور قادیان میں طاعون کے زور کا اقرار یاد رکھنا۔ مرزا صاحب بڑے دور اندیش تھے۔ فرماتے ہیں۔ الہام میں "قادیان" کا نام نہیں۔ انہ اوی القریہ ہے۔ قریہ قراء سے نکلا ہے اس کے معنی ہیں۔ دسترخوان پر مل کر کھانے والے لیکن پہلے میں بتا آیا ہوں کہ الحکم میں فرماتے ہیں کہ خدا نے سب کو اپنے سایہ شفاعت میں لے لیا۔ اب اس کا کیا جواب ہے۔ مرزا جی کی اور وحی ملاحظہ ہو کہ میں گھر کے رہنے والوں کی محافظت کروں گا۔ گھر سے مراد کوئی چار دیواری نہیں بلکہ میری مریدی میں داخل ہونے والے ہیں خواہ وہ کہیں ہوں۔

احمدیو بتاؤ بدر کا ایڈیٹر محمد افضل، محمد یامین سہارنپوری، قاضی میر حسین بھیروی کا لڑکا کس مرض سے مرے، کیا طاعون سے مرے۔ واقعات صحیح موجود ہیں۔ صفو طاعون ہوا۔ قادیان میں ہوا۔ (حاضرین نے شہادت دی کہ بے شک)۔ نتیجہ کیا ہوا مرزائی کیا جواب دیتے ہیں۔ مرزا جی بار بار فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راستباز ہو گا خدا اس کو بچائے گا اب بتاؤ جب اس کی موجودگی میں طاعون قادیان میں آیا۔ تو وہ کیا ہوا۔ اور کہا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ اس کو مسیح موعود لکھتے ہیں۔ کہ مجھ کو مسیح موعود کہنا بے وقوفوں کا کام ہے۔ (دیکھو ازالہ صفحہ ۱۹۰)

اور صفو خود مرزا قادیانی نے ایک اشتہار بہ عنوان "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع کیا جس میں لکھا۔ کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاوے گا۔ سب نے دیکھ لیا۔ کہ کون مر گیا۔ اور خدا نے کس کو زندہ رکھا ہے۔ مگر اس وقت ایک اور بات بتانے والی یہ ہے۔ کہ اس اشتہار کے نیچے آپ اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں کہ

"عبداللہ الصمد غلام احمد مسیح موعودؑ"

لوگ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہیں تو وہ ان کی تحریر کے مطابق بے وقوف ٹھہریں گے۔ لیکن اگر مرزا جی خود اپنے آپ کو مسیح موعود لکھیں تو اپنی تحریر کے مطابق وہ کیا ہوئے۔ ناظرین سب باتوں کا خود فیصلہ کر لیں۔

جاری ہے

بقیہ: ستھرا جواب

ہم اپنا مطالعہ جاری رکھتے ہوئے کتاب مذکورہ کے صفحہ ۱۴۲ پر پہنچ گئے ہیں جہاں ہم نے درج ذیل عبارت کا مطالعہ کیا ہے۔

"خیال کرنا چاہیے کہ غمخواری دینی کا کیسا موقع تھا اور خدمتگزاری کا کیا ضروری محل تھا کہ کتاب براہین احمدیہ کی جس میں تین سو مضبوط دلیل سے حقیقت اسلام ثابت کی گئی ہے اور ہر ایک مخالف کے عقائد باطلہ کا ایسا استیصال کیا گیا ہے" اوپر نقل کی گئی عبارتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

کیا اس سے یہی معلوم نہیں ہوتا کہ کتاب مذکورہ میں حقانیت اسلام کے لیے تین سو دلائل پیش کیے گئے ہیں یہی اس کے علاوہ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ کتاب مذکورہ تین صد دلائل پر مشتمل ہے۔

میں نے اتنے حوالہ جات اس لیے پیش کیے ہیں کہ آپ یہ خیال نہ فرماویں کہ مرزا قادیانی نے زور بیان میں ایک آدھ بار لکھ دیا ہو گا کہ کتاب مذکورہ میں تین صد دلائل پیش کیے گئے ہیں، مرزا صاحب نے تین صد دلائل کی تکرار کر کے لوگوں سے کتاب کی قیمت پیشگی وصول کی اور قیمت بھی دس روپیہ اور یہ دس روپیہ اس وقت کے ہیں کہ جب بقول مرزا قادیانی ایک دفعہ آٹا ایک روپیہ کا پانچ سیر ہو گیا تو لوگوں نے پکارنا شروع کر دیا تھا۔ کہ بہت مہنگائی ہو گئی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں نے پیشگی رقوم ادا کی تھیں ان میں سے چند ایک کے نام بھی اسی کتاب میں شائع کیے گئے ہیں۔

جناب عالی! یہ اعلانات تو مرزا غلام احمد نے صرف دھوکہ دینے کے لیے اور لوگوں سے زیادہ سے زیادہ رقم بٹورنے کے لیے کئے تھے۔ ورنہ جس وقت مرزا صاحب تین سو مضبوط و محکم عقلی دلائل پیش کر چکنے کا اشتہار دے رہے تھے۔ اس وقت تک۔ تو انہوں نے اس موضوع پر ایک دلیل بھی نہیں لکھی تھی۔ یقین نہ آئے تو کتاب کا مطالعہ کر لیجئے اور مرزا قادیانی نے جو دلائل پیش کیے ہیں۔ ان کی گنتی شروع کر دیکھئے۔ میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے تو اس میں صرف تین دلیلیں ہی مل سکی ہیں۔ اب اگر آپ بھی مرزا صاحب کی طرح یہ کہیں کہ تین سو اور تین میں صرف دو نقطوں کا فرق ہے اس لیے تین دلیلیں پیش کرنے سے تین سو کا وعدہ پورا ہو گیا تو میں آپ سے بحث نہیں کروں گا کیونکہ آپ جس شخص کے پیروکار ہیں وہ اپنا وعدہ اسی طرح پورا کیا

کرتا تھا۔ یقین نہ آئے تو براہین احمدیہ حصہ پنجم کا صفحہ ۷ دیکھ لیجئے وہاں آپ کو درج ذیل عبارت ملے گی۔

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پانچ پر اکتفا کیا گیا چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

جناب! اگر آپ کی بھی رائے یہی ہو کہ مرزا غلام احمد نے لوگوں کو فریب نہیں دیا تھا۔ تو مہربانی فرما کر فریب کی تعریف کر دیجئے تاکہ معلوم تو ہو کہ آپ کے نزدیک فریب کسے کہتے ہیں۔ جاری ہے

بقیہ: قادیانی صحافت

قادیانی ہی لکھوں گا۔ کیونکہ نابینا بھی آخر انسان ہی کہلاتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے۔ انہیں شرم کیوں نہیں آتی اس لیے کہ ان کے اندر کی آنکھ نہیں کھلی۔

کیا قادیانی حضرات امت مسلمہ کے ان مطالبات پر غور فرمائیں گے؟

نمبر۱۔ اخبار پیغام صلح مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۸ء

نمبر۲۔ خطبہ جمعہ میاں مرزا محمود ثانی قادیانی مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۲ء

مولانا لدھیانوی کی تقریر کے کیسٹ

مشہور محقق و مناظر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مسئلہ قادیانیت پر جو معرکۃ الآرا تقریر فرمائی ہے اس کے کیسٹ تیار ہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔

دکان نمبر ۸
مہران کیسٹ سنٹر نسیم کلاتھ مارکیٹ
لسبیلہ چوک کراچی

بقیہ: یورپ کی بدحواسیاں

تاریخ میں دلچسپ ترین واقعہ ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ صوبہ سان جولین میں انگور کی کاشت کرنے والوں نے گھن کے خلاف یہ دعویٰ دائر کیا کہ انہوں نے انگور کی کاشت بیل اور دیگر درخت اور ان کی صنعت و حرفت اور تجارت کو تباہ کر دیا۔ ان کیڑوں کی طرف سے دو بڑے ماہرین قانون نے دفاع کی ذمہ داری لی یہ مقدمہ چالیس سال تک چلتا رہا اور اس وقت ختم ہوا۔ جب کاشتکار اس تاخیر کی وجہ سے اکتا گئے اور خود ہی فیصلہ کیا کہ ان کیڑوں کی خوراک کے لیے ایک مخصوص قطعہ اراضی وقف کر دیا جائے۔ تاکہ وہ آزادی سے جو چاہیں کھائیں۔

بقیہ: ساز ہستی

حکم ہے۔ بقول خواجہ میر تقی میر

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

سبق اور نصیحت ہے ہوشمندوں، عقلمندوں کے لیے آپ خود سوچیں اور غور کریں یہ کارخانہ دنیا کس کے حکم سے چل رہا ہے زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ یہ دنیا دارالعمل ہے۔ اور جب دنیا سے جائیں گے تو یوم آخرت میں حساب دینا ہے یہاں کے ایک ایک عمل کا خوشی اور غم دونوں زندگی میں آتے ہیں زندگی نام ہے ان دونوں کیفیتوں میں ثابت قدم رہے۔

بقول مرزا غالب

نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل غنیمت جانیے
بے صدا ہو جائے گا یہ ساز ہستی ایکدن

لیکن آج ہم کو اسکا احساس ہی نہیں ہے رب کے فرمان کا پاس نہیں وہ کس طرح کے انسان ہیں؟ کیسے ہوشمند عقلمند ہیں ان کا علم کیا ہے؟ عمل کیا ہے کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو فہم و عقل سلیم شعور عطا فرمائے صحیح علم کی روشنی دے کر رہنمائی عطا فرمائے۔

بقیہ: حضرت عبداللہؓ

عطا کرے گا۔ تبوک پہنچ کر آپ بیمار ہو گئے اور اسی بیماری میں وفات پا گئے۔

حضرت بلال بن حارثؓ نے عبداللہؓ کے دفن کی کیفیت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں رات کا وقت تھا۔ حضرت بلالؓ ہاتھ میں چراغ لیے کھڑے تھے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ حضرت عبداللہؓ کی لاش کو قبر میں رکھ رہے تھے نبی اکرمؐ بھی بنفس نفیس قبر میں اترے اور فرمایا۔ "اپنے بھائی کا احترام ملحوظ رکھو" حضرت عبداللہؓ کو سپرد خاک کرنے کے بعد حضورؐ نے دعا فرمائی "اے خداوند میں آج شام تک اس سے خوش رہا ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا" پھر حضور اکرمؐ نے اپنے دست مبارک سے ان کی قبر میں اینٹیں رکھیں کیسا روح پرور منظر تھا اور کتنی عظیم سعادت تھی جو حضرت عبداللہؓ نے حاصل کی۔

بقیہ: اخبار ختم نبوت

مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ ہیڈ مسٹرس کو معطل کیا جائے۔ یہ اجلاس احمد پور شرقیہ کے غیور مسلمانوں کے مطالبہ کی بھرپور تائید کرتے ہوئے محکمہ تعلیم بہاولپور کے ڈائریکٹر سکولز اور ضلعی انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا ہیڈ مسٹرس کو معطل کر کے اس کے خلاف تحقیقات کی جائیں۔ اس لیے کہ ربوہ سے اس ہیڈ مسٹرس کے نام لٹریچر خطوط، پروگرام آتے ہیں جس سے طالبات کے گمراہ ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ نیز چونکہ خاندانی قادیانی ہے اس نے ٹرسٹ کالونی میں میرج سنٹر کے نام سے ایک ادارہ کھولا ہے مجلس کا یہ اجلاس انتظامیہ سے بھرپور مطالبہ کرتا ہے کہ اس "میرج سنٹر" پر فی الفور پابندی عائد کی جائے کیونکہ یہ عین ممکن ہے۔ کہ مرزائیوں کے معروف ہتھکنڈے (لڑکی لو جو کر لو) کی صورت میں نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور پھنسانے کا پروگرام زیر غور ہو۔ بصورت دیگر بہاولپور کے غیور عوام اس قسم کے کسی پروگرام کو برداشت نہیں کریں گے۔ جس کی ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی۔ اجلاس میں حاجی سیف الرحمٰن، مولانا محمد یوسف، مولانا عطاء اللہ، عبدالرحمن انصاری، محمد اسماعیل شجاع آبادی، حاجی محمد الٰہ، ڈاکٹر محمد اقبال دکھی کے علاوہ دیگر کئی افراد نے شرکت کی۔

فرمان خداوندی جل جلالہٗ

والذین یؤذون المومنین والمؤمنٰت بغیر ماکتسبوا فقد احتملوا بہتاناً واثماً عظیما

اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

(سورۃ الاحزاب)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے دریافت کیا کہ کیا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا "تم اپنے بھائی کا تذکرہ اس طرح کرو جو اسے ناپسند ہو" کسی نے پوچھا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اگر میرے بھائی کے اندر یہ بات موجود ہو؟ آپؐ نے فرمایا "جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر تمہارے بھائی میں موجود ہے تو تم نے غیبت کی۔ اگر وہ بات اس میں موجود نہیں تو تم نے بہتان باندھا" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI

Registered S. No. 3220

شمعِ ایماں مرے سینے میں جلائے رکھنا

سید سلمان گیلانی، شیخوپورہ

پیشِ احکامِ نبیؐ سر کو جھکائے رکھنا
کفر ہے اُن کے مقابل کوئی رائے رکھنا

نقش توحید کا سینوں میں بٹھائے رکھنا
صرف اللہ کو معبود بنائے رکھنا

جیسے دنیا میں بھرم رکھا ہے میرا یارب
حشر کے دن بھی میرے عیب چھپائے رکھنا

ڈوب جاؤں گا ندامت میں تو پھر ابھروں گا
چشمِ تر ہاں یونہی طوفان اُٹھائے رکھنا

مجھ کو دنیا کی نہیں فکر رہے یا نہ رہے
میرے اللہ مرا ایماں بچائے رکھنا

پھیلتی جاتی ہے الحاد کی ظلمت یارب
شمعِ ایماں مرے سینے میں جلائے رکھنا

کس قدر وجہِ سکونِ دل و جاں ہوتا ہے
آپؐ کے درد کو سینے سے لگائے رکھنا

ظلم و بیداد کی یہ دھوپ جلا دے نہ ہمیں
اپنی رحمت کے سروں پر یونہی سائے رکھنا

عشق کے ساتھ اطاعت ہے ضروری سلمانؔ
یہ اصول اپنے تصور میں جمائے رکھنا